

بئے رنگ خصوصیت نہ ہو میری بیان نوع انسان قوم ہو میری دل مباراکہ



۸۲ آئندہ

آئندہ جہان کا

جنت کھتی کارت جنت پُغلوں آفائے دو کوں لیکیت اے ہرہاں
اینجاند ہو تخفف پجو بے سعی بلیغ گوہر خشد پکونہ بے جہد و عمل

(المشرق)

(توبہ ۹)

ادارہ علمیہ ۱۳۲۱ء، نیامک پیٹ رو بردا غزہ جو نیر کالج جید آباد پی

سلسلہ اشاعت ۳۷

تہذیب و تبلیغ

آئینہ جہل کا

اگت ۱۹۸۲

تامکتابوں:-

تاریخ اشاعت:-

تعداد:-

۱۰۰۰

مرتب:-

میر ولایت علی

حاویں:-

سید جعفر ادیب

سید ہاشم نطامی

ستار حمدیقی

میر فلیل الرحمن

کتابت:-

فاروق راهی و سید حسن

طاعت:-

نشانہ مائن پرنسپل پریس چاربٹ

حیدر آباد ۵۰۰۰۲ - اے۔ پی

قیمت:- تکفہر کے حکومت
باعظ روپے

اپیل

درستوران قوامیک سے درخواست ہے کہ بعد ملاحظہ اپنے نامہ میں کا ہاتھ بٹائیں اور شرط مناسب مزید اشاعت میں ادارہ علیہ

پیٹھ

ادارہ علمیہ ۱۲م۔ اے، نیا ملک پیٹ رو روازعہ جو نیکاں حیدر آباد ۵۰۰۰۳، اچپی

آیتِ حوال تما

از نہبہ و ملایت علی سابق سالار اکبر جنوبی مند

قرآن حکیم چودہ سو سال پہلے اس مقصد سے نازل ہوا تھا کہ عرب کی پرانی زندگی دیدھاں قوم کو ایمان و عمل کا سیدھا راستہ بتایا جائے۔ تاکہ ظالمانہ ادیان عالم پر غالب آگر خوشحال زندگی گزار سکے۔ پھر اپنے قوم عرب را ہدایت پر چلکر چند برسوں کے اندر منہل عوادج پر یعنی گئی۔ چند سال بعد قرآنی تعلیمات پر فوت مغلی خو پیشین ہیئے، اے راہبیانہ عقائد کو غیر جھنما مشرد عہدی۔ ایدی قوم نادیدہ دُنیا کے چکر بیڑیں اُن عذیث پرست بُن کریں۔ آج ہر فریضہ کا ایمان اور ہر فرقہ کی مسجدیں اُنکے میں کیوں ہماری ریاضہ ناخدا اُنکے ہے۔ اور قوم پس ہی میں بڑے تبدیلہ اور ختنہ نہ اپنے میں عرض تھا ہے۔

بیرونیوں حالتوں پنجاب کے ایک فرد علامہ خدایت اللہ خالی الشریعی سے دیکھی نہ کی۔ انہوں نے ایمان پر کلمہ اکرم بخشی کے سید نہ کہ لکھا۔ اور عمل کی اکرم صاف کرنے کے لئے تحریک خاکسارہ قائم کی۔ اور بیداری کا بکل اس طرح بجا یا کہ ۵
راہے کہ بمنہیز لرزساند لغراست
طاعت کہ حکومت نہ رہا نہ کفر است
ہر عسر کہ بیسہ شر نہ ہوہی داست خطا است
اسلام کہ غالبہ نہ کننا نہ کفر است

ترجمہ از حسن الدین احمد صاحب آفی اے ایں

جس سر اد سے فریل نہیے دہوکہ ہے طاعت یعنی حکومت جونہ دے دہوکہ ہے
اے الحی میتھے یہ سر اس سمجھی کا اسلام جو خوابہ نہ ہے دہوکہ ہے
علامہ صاحب کا ایک شعر یہ بھی ہے۔

لیخچ چال کنی حلال است حلال در ہندہ اد شوی حرام ہت حرام
اپ ہو تو کو ایمان و عمل کی حقیقت معلوم ہوئی اور جو قریح ہونے لگے مگر زندگی اسی ایسا
کہ فرقہ بندی کا لنسم نہیں ٹوٹ۔ رہی یا سو ایسہ داشتک ہونے لگا۔ علامہ صاحب کا اُخڑی مفت ایسا چل لے
اپ اپا عقل دسوچر کو ترقیت کے خدا تعالیٰ کا رخانہ کے حقا ہی کہ سمجھدی اور اپنی مدد آپ کے اصول پر تباہ ہوں
فائز اقبال کہتے ہیں **سے سخن خلعت خلعت وہیز اور لذت خلعت** + سمجھنی + سمجھنی قیامت موجود۔ (یعنی زمانے کو
ہر القلب قیامت ہے۔ مجھے جیرت ہے کہ تو قیامت کو بہت دفعہ سمجھتا ہے۔ اور تجویدہ قیامت کو دیکھ کر عبرت حال
ہنس کرتا)۔

کوئی ٹکریب بلوچستان ۲۲ جولائی ۱۹۳۹ء ہو علاؤ الدین کاظمی

اقوامِ عالم کی ترقی صبحِ علم اور صالح عمل پر تحریر ہے

تذکرہ ہوں کہ کیا کہا ہے ؟

۱۔ دنیا میں ہر شخص اپنا مذہب اپنے والدین سے

لیا ہے اور بغیر سوچے سمجھے اس کو سچ کہنے اور باقی دغیرہ بن گئے۔ اب خود مسلمان مذاقے قرآن کے سب مذاہب کو جمع کرنے پر فضد کرتا ہے۔ حیرت ہے کہ تمام دنیا مسلم حساب یا عالم طبیعت کی سچائیوں کو بلا الاقان اے انسانو ! تمہاری امت، امت واحدہ ہے مانتی ہے لیکن مذاہب کے معاملہ میں ضمید کرتی ہے حالانکہ

اس میں تفرقة نہ پیدا کرو یکلیو و ٹالیو

۲۔ مختلف فرقوں نے خدا کے پیغام کوبدل کر تعریف

سے مذہب کچھ ہیں تو ان میں اخراج کیوں ہے اور اگر

ایک مذہب دوسرے نے مختلف فرمہ ہے تو پھر سب کی

سچائی کا درجہ کیسے ہو سکتا ہے ؟

۳۔ اگر مذہب مذاہب خدا کی طرف سے اُڑے ہیں تو

ان میں اختلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا پیغمبروں کو

مختلف پیغام دے کر عذر انہیں سکتا۔ اس بناء پر فزور

ہے کہ سب پیغمبر ایک سچا پیغام خدا سے لا کرے ہوں۔

قرآن میں لکھا ہے کہ قرآن میں زی ہے جو پہلے

پیغمبروں کو دیا گیا تھا ۳۴۳ و ۳۶۶ و ۳۷۷

۴۔ لوگ بجا آئے اس کے کہ خدا کے پیغام کو بعض

پیغمبروں کے پیچے لگ کر فسد سے پیغمبر کا گردہ بن سکتے۔

خدا نے سب کتابات خدا کو تسلیم کرنے والے "مسلم"

ایک ایسا پیغام ہونا چاہیے جس کو تمام دنیا سچ مانے ہیں

کے لئے درج قرآن کو لیا جاسکتا ہے۔ اس کے امداد

ایک ایسا پیغام ہونا چاہیے جس کو تمام دنیا سچ مانے ہیں

۵۔ قرآن میں خود قرآن کو علم لکھا ہے اور علم الہام

وہ شے ہے جس کی سچائی ماننے پر تمام دنیا مجبور ہے

جیسا کہ علم حساب و علم طبیعت کو سچ مانتی ہے ہاں

۶۔ یہ زمین پہلے انسان سے خالی تھی جب انسان

پہلے پہل زمین پر آیا تو کام ایک خدا بھیتی

مالک میکان پاہتا ہو گا کہ انسان زمین کو آرائش دے

پیراستہ بنائیں۔ اس کی حیزوں کو جائز استعمال ہیں

لاسیں اپنی قوت بڑھائیں ترقی کریں دغیروں۔ ایک

اس کے تافون فلکت پر چلے اس کو اس دنیا میں سفر نہ کرے اور جو اس کے احکام سے بغاوت کرے اور شیطان کے کہے پر چلے اس کو فنا کر دے۔ خدا کا کام اور خدا کا کلام مختلف نہیں ہو سکتا۔

۱۲۔ دہی قوم دراصل خدا مانتی ہے جو اس کے کہے پر عمل کرتی ہے اور شیطان کے حکم کو روکر دتی ہے اور جو قوم خدا کو منہ سے مانتی اور شیطان کے کہے پر چلتی ہے وہ خدا کی گستاخ اور مکروہ فریب میں مبتلا ہے۔

۱۳۔ جاہ و مال، اولاد، نگلے، باغات، زمینیں آرام پسندی، کاملی وغیرہ وغیرہ یہ سب وہ بتا ہیں جو قوم کی اجتماعی حیثیت میں غفلت، تفاوت، تغرقہ پیدا کرتے اور قوم کو ملکت کی طرف سے جاتے ہیں ۱۴۔ بھائی بھائی نہنے لہنا، ایک دوسرے پر رحم کرنا۔ ایک امیر کا کہا مانتا۔ خدا کی راہ میں جان و مال خرچ کرنا۔ غبیب تر کرنا۔ وعدہ وفا کرنا وغیرہ وغیرہ خدا میں احکام ہیں جن کے باعث قومیں اس دنیا میں طاقتور ہوئی ہیں۔ نوست کی بیاد توصیہ ہے۔

۱۵۔ عملی توحید ہی خدا کی عبادت ہے۔ عبارت کے لفظی معنی غلامی کے ہیں۔ غلامی کا منہوم یہ ہے کہ شخمر یا قرم ۲۲ گھنٹے اپنے آتا کے حکم میں رہے اس کے حکم کے مقابل اپنی خواہشات کو فنا کر دے۔

۱۶۔ پانچ وقت کی نماز خدا کی عبادت اس وقت ہو سکتی ہے کہ نمازوں نمازوں سے بعد بھی خدا کے احکام پر عمل کرتا رہے۔ رسمی نمازوں پڑھ کر شیطان کے حکم میں نہیں خدا کی عبادت ہو گز نہیں۔ غور سے دیکھا جائے تو بہتری کی بیاد اپنی ہی غلامی کو کھا جو قوم خدا کی خلامی کرے

مالکِ کمال اس کے سوا اور کیا خواہش رکھتا ہے۔ پس دینِ اسلام جو حضرت آدم کو ملا اور پھر سب انسیاء کو ملتا رہا اس کا خلاصہ یہی تھا کہ انسان ایک بنخ نیک بننے زمین پر طاقتور ہو، زمین کی سب چیزوں کو مسخر کرے اور اللہ کا نائب ہو وغیرہ وغیرہ ۱۶۶

۷۔ انسان کی اجتماعی بہتری کے لئے ایک قانون وضع کیا گیا مسئلہ زنا یا قتل نہ کرے تاکہ موسا ائمہ میں فاد نہ پیدا ہو۔ دیاست داری کرے تاکہ تجارت میں علم سیکھے تاکہ کارخانہ نظرت کو زیادہ استعمال ہیں لائے خدا کے سامنے جسکے تاکہ خدا کا ڈر پیدا کر کے عدہ عمل کر کے وغیرہ وغیرہ

۸۔ جو قوم خدا کے اس پر گرام پر عمل نہ کرے گی وہ کمزور ہے گی دہی کا فرہمہ کیونکہ خدا کے حکم پر چلنے کی سکر ہے۔ پس ثابت ہو اکہ خدا کا پیغام نام پیغمبروں کو انسان کی اس دنیا میں اجتماعی بہودی کے لئے تھا۔

۹۔ اب بھی نوع انسان ایک امت نہیں رہی۔ برو بھر میں فاد پڑا ہے۔ اب یہ خدائی پر گرام پر قوم کے لئے فرد ا فرد ا معید ہے۔ جو قوم اس پر چلے گی طاقتور ہو گی اور اس حصہ زمین پر قابض رہے گی۔ اور جو قوم خدا کے اس پر گرام پر نہیں چلتی وہ کمزور ہو کر ملائک ہو جاتی ہے۔ قرآن ساری قوموں کا دستور العمل ہے دنیا کی سب قومیں اس کو ماننے پر مجبور ہیں۔

۱۰۔ قوموں کی بہتری کی بیاد ان کے افراد کی سعی و عمل پر ہے۔ جو قوم یک رائے و یک عمل ہے وہ قوت کی راہ پر گامزن رہتی اور خوش حال رہتی ہے ۱۱۔ کائنات کو خدا نے بنایا اور اس کا رخانے کی بہتری کی بیاد اپنی ہی غلامی کو کھا جو قوم خدا کی خلامی کرے

نقوی اسے پیدا ہوتا ہے۔ اطاعتِ امیر۔ جو قوم تو خدا کی عمل کرے گی وہ امیر کی اطاعت کرے گی۔ جہادِ باتفاق تو خدا پر عمل کرنے والی قوم میں دشمن کے مقابلے پر تلوار سے نہ رہا تو گرنے کا جو ہر چوڑا ڈھونا لازم ہے جب قوم کو جان پایا ہو وہ خدا کی پرستش حفظ کر رہی ہے جان کا بت پوچھا کر رہی ہے۔ جہاد بالمال۔ تو حید پر عمل کرنے والی قوم میں قربانی مال کی خاصیت ہوگی۔ کیونکہ وہ قوم روپیہ کے بت کی پرستش ہرگز نہ کرے گی، بجزت۔ موحد قوم میں قوم کی بہتری کی خاطر بڑھنے کی خاصیت ہو گئی کیونکہ رہ اپنے وطن سے ناروا محبت نہ کرے گی۔ عمل میں استقامت اور تناب میں تولل۔ معنیِ عمل میں استقلال اور تناب کے بارے میں خدا پر توکل ہو گا۔ حصول علم۔ تو حید کو ماننے والی قوم عالم حاصل کرنے میں دن رات ایک کر دیتی ہے سکا ترم اخلاق۔ سارے اخلاقِ نفس کو رام کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایمان بالآخرۃ۔ تو خدا پر عمل کرنے والی قوم آخرت پر چا ایمان رکھتی ہے کیونکہ اس کو خدا کے احکام پر لائق اجر ہونے کا کامل تعین ہے لیکن جس قوم نے دنیا میں کچھ کر کے نہ دکھایا اس نے خدا کے روز قیامت کو حفظ کیا۔ دینے کا کیا بھروسہ جنت پر تو یہ ایمان نفس کا دھر کر رہے ہے۔

۲۱۔ قرآن حکیم میں جہاں صاحب ایمان کی تعریف کی ہی اور صراطِ مستقیم بتلایا ہے وہاں مذکورہ دس اعمال میں سے کوئی نہ کوئی فریض موجود ہے اور جہاں جہاں ناسیق، ظالم، اور شرک، میں ان سے دوں ان دوں کا الٹ پھر رہے۔ الحرف تراکن حکیم میں اسلام، ایمان، شفعتی، صراطِ مستقیم

نماز کے وقت کا عمل غلامی کے عمل میں داخل نہیں۔ عبادت صحیح معنوں میں اس وقت شروع ہوتی ہے جب انسان نماز پڑھنے کے بعد حکموں کی تعمیل کرنے لگتا ہے۔

۱۷۔ جو قوم ہر وقت خدا کی عبادت میں لگتی ہے اور اپنے نفس کے بتوں کو توڑتی ہے وہ خدا کی عابد، دنیا میں طاقتور ہے۔ زمین کی وارث ہے صالح ہے اور جو قوم شیطان کے حکموں پر چلتی ہے کمزور ہے سفرق ہے۔ اس کا کوئی امیر نہیں۔ اس کا نفر اس پر حاکم ہے۔ وہ شیطان کی غلامی میں ہے اور اسی عبادت طاغوت کے باعث ہلاک ہو رہی ہے کیونکہ اس کا اصلی خدا شیطان ہے۔ شیطی عقیدہ بغیر عمل کے کچھ شے نہیں اس نہ کوئی دنیا دی نوع نہ احرز وہ بباب ملا دیں کا یہ کہنا کہ خدا کو منہ سے مانتا کافی ہے انتہائی طور پر غلط ہے۔

۱۸۔ دنیا کی ارنی مکومت بھی رعیت کا عمل قانون کے مطابق دیکھ کر اجر دیتی ہے۔ کسی رعیدت کے باشنا کے ہونے کا سقطی اقرار نہیں لیتی۔ بعینہ اسی طرح خدا کا یہ کارخانہ عظیم اقوال سے حصائی بے نیاز ہے۔ اسی قدم کو نوازتا ہے جو عمل کرتی ہے۔ قول کی کوئی پروانہ کیا۔ اس نے خدا کے روز قیامت کو حفظ کیا۔ دینے کا کیا بھروسہ جنت پر تو یہ ایمان نفس کا دھر کر رہے ہے۔

۱۹۔ اگر سورج کا کرہ اپنے مقرر کردہ راستہ پر نہ رہا ہے وہ تو حید پر عمل کر رہا ہے۔ گویا کائنات کا امیر، خدا کو عملًا ایک ماننے پر ہے اسی طرح انسانوں کے گروہ کا امن اور ان کا غلبہ خدا کو عملًا ایک ماننے میں ہے۔

۲۰۔ تو حید پر عمل کے دس اصول ہیں۔ تو حید پر عمل کرنے سے لوقہ نہیں پڑتا۔ لوقہ ہدیتیہ بغض و عناد کا بہت پوجنے سے ہوتا ہے۔ اتحادِ عمل خدا پر سچے ایمان اور سچے

بغادت کا اٹل رستیج ہے پس دین اسلام جو فطری ہے اس سے بغاوت کی سزا فرور اور فوراً ملنی چاہیے لیکن یہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں صداقتوں میں چھپے نے اسلام کا نام تک نہیں سنا اور نماز و دُرے سے کا

کوئی عمل نہیں کیا خدا ان قوموں کو اپنے خزانہ عامرہ سے بے صاب بخش رہا ہے ان پر اپنی رحمت کا مولانا

سینھہ بہار ہا ہے۔ سوچو کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

۲۲۔ خدا کو صرف ایک ہی دین اسلام پسند ہے کیا ذلت و مسلحت دے رہا ہے ان کی زندگی نلامی اور جس قوم نے اسلام کے سوا کسی دین کی تلاش کی زندگی ہے اور کوئی دن جاتا ہے کہ ان کی جڑ کاٹ کر کی اس کا وہ چلن ہرگز قبول نہ ہوگا۔ یہ قرآنی آیات رکھ دی جائے گی۔ ان کا حال حیوانوں کا صالح ہے اس کی زدمی ہیں۔ موجودہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ بلکہ اس سے ابتر۔

اور کلمہ شہادت جو صرف تیرہ حروف موبہر ہے ہے اور ان طوایہ اور ارکان کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سلیے ہے موجود نہ تھے۔ حضرت ابراہیم صفرت داؤد کے ارکان صلوٰۃ کیا اور تھے۔ حضرت عیسیٰ کا حج مکہ کا حج قطعاً نہ تھا وغیرہ وغیرہ۔ پس بتلاج اسے کہ مولویوں کے کہنے کے مطابق موجودہ پانچ ارکان اسلام دین فطرت کیونکہ ہوئے ہیں؟ اور تمام فل انسانی کا ناقابل گریز مذہب اور ناگزیر چلن کیونکہ سمجھے جاسکتے ہیں؟ بتائیں کہ ان پانچ چیزوں کے نہ کرنے کی سزا دوسری قوموں کو فوراً کیوں نہیں ملتی؟۔ اگر یہ امر دلچسپ ہے تو فرور

وہ اسلام جو تمام انسیا کو دیا گیا تھا اور سب سماںی صحیفوں میں تھا ان پانچ باتوں سے ضرور جدا ہوگا۔ اسلام دین فطرت تب سوچ کتے ہے کہ اس پر نہ چلنے کی سزا تمام دنیا کی ہر قوم کو سماری آنکھوں کے نامنے

اور جنت کا حقدار بننے کے لئے ان دس اصولوں کی پسروی لازم ہے اور ان اصولوں کی خلاف ورزی سے فسق، ظالم، شک اور جہنم کا حقدار ہونا لازم آتا ہے۔ یہ قرآن حکیم کی تمام حکمت کا نچوڑ ہے۔ اکج ان آنکھوں سے دیکھو تو کہ خدا کی طرف سے عامل قوموں کو نعم اور نعم ایک میں سے کیونکہ مالا مال کر رہا ہے زندگی کو دنیاوی نعمتوں سے کیونکہ مالا مال کر رہا ہے اور جو قومیں ان اصولوں سے منحر ہو رہی ہیں ان کو کیا ذلت و مسلحت دے رہا ہے ان کی زندگی نلامی کی زندگی ہے اور کوئی دن جاتا ہے کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دی جائے گی۔ ان کا حال حیوانوں کا صالح ہے بلکہ اس سے ابتر۔

۲۳۔ قرآنی اصطلاحات قوتوں کے اجتماعی عمل سے متعلق ہیں۔ عرف عام میں جو کچھ مولویوں نے لکھا ہے ان کی سند قرآن کے اندر نہیں قرآن حکیم میں قول کا لفظ قول کو فعل سے مصدق کرنے کے معنوں پر آتا ہے۔ بے عمل قول لم تقولون مالا لتفعلون کے ماتحت گناہ کبیرہ بن جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو صحابہ کرام، خلفاء راشدین اور مسلف صاحبین صرف احوال یہ رکھا کر کے سماں بننے رہتے اور دن رات اپنی زندگیاں مکارم اخلاق اور جہاد کی صیبوں میں تھے گمراہ تے۔

۲۴۔ نزکو رد دس اصول ہی دین فطرت ہیں فطرۃ اللہ الہی فطرۃ الناس علیہا۔ فطرت کا تعاون ہے کہ ہر شخص اس کو حار و ناچار تسلیم کر لے۔ اگر ایک شخص تمام رات نہیں سوتا تو اسکے دن اس کو سزا فوراً مل جاتی ہے۔ یہ سزا فطرت سے

فروٹے یہ سو برس کے اندر اس کی ہلاکت ایمان، تقویٰ اور صراط مستقیم وغیرہ کی تعریف میں سکا ڈنکانچ جائے دیغرو
محترف ہیں۔ یہی پانچ ارکان ان دس اصول پر ۲۵۔ اس وقت خدا کی سزا یہیں پھیلے دوسو برس حادی ہی مثلاً نماز کے اندھے عملی توحید، اتحاد ہے سب سے زیادہ مسلمان انتظام کو مل رہی ہیں حالانکہ امت اور اطاعت امیر کے تین اصول موجود ہیں۔
روزگاری اسلام پر برابر قائم ہیا۔ خدا کی حکومت ہیں یہ جس نماز سے امت کو یہ تینوں فائدے حاصل
ظلم کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم مسلمان ہو کر سزا یہیں
اور جو قومیں مسلمانوں کی اصطلاح میں کافر ہیں ان کو خدا سب کچھ دیا کرے۔ ایسا ظلم معاذ اللہ خدا کی خدا ایمان فلان پر ہرگز نہ ہوں۔
نہیں ہوتے وہ نماز نہیں۔ کیونکہ فحشاً دنکر سے بجاو ہیں ہوتا۔ علی ہذا اسی زکوٰۃ میں جہاد
باشال کا اصول پہاں ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اپنا سارا مال نبی صلیم کے قدموں میں ڈال دیا۔

اسی روزہ میں جہاد بالنفس کا اصول پہاں ہے روزہ الحج، زکوٰۃ) اس اسلام کے رکن ضرور ہیں جو
گوہا اسلام کے سپاہی میدان جنگ میں بھوک برداشت کر سکیں۔ الحج کے حکم میں اتحاد امت کا
اسول پہاں ہے۔ الغرض دس اصول کی بنیاد پر یہ پانچ رکن قائم ہیا اور ان پر اسلام قائم ہے
ہیں یا حج کے رکن ہیں دیغرو۔ چونکہ نماز و حج وغیرہ کے
۲۷۔ رسمی مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ شریم سے رکن وہ رسمی شعائر ہیں جن سے اسلامی نماز اور اسلامی
ڈوب کر مر جاؤ کہ درسری قدمیں تمہارے قرآن اصول کو لے کر خدا کے بے نیاز کے خزانے سے بے حساب
کوئی نہیں۔ اسی طرح اسلامی پانچ ارکان بھی وہ رسمی شعائر وہ نشان ہیں جن سے محمد علی ہی علم
انعام پاری ہیں اور تم حرف قرآن کو حومتے، منہ کا لایا ہوا اسلام پہچانا جاتا ہے۔ بعضیہ جس طرح
سے خدا بول کر شیطان کے حکم مانتے ہو۔ دوسری ایک چھارسی کیلئے جو کس حاکم کا ملازم ہے ایک ورودی
قومیں تمہاری طرح خدا کا اقرار بھی نہیں کر سکی مگر بعیر وہ حاکم کا ملازم تھے جو ہائی جنگ جاتا۔ بعضیہ اس طرح
عملی کچھ نہ کچھ قرآن پر عامل ہیں اس لئے خدا کی زکا ہوئیں مومن ہیں۔ خدا ان کو آنحضرت وہی انعام
یہ پانچ ارکان مسلمان کے رسمی نشانات ہیں ان کے دے رہا ہے جو کسی زمانہ میں مومنوں کو دیا کرتا
بعیر وہ مسلمان سمجھا نہیں جا سکتا لیکن اس اسلام کی بیشاد جو تیرہ سو کی بجا کے تیرہ لاکھ برس سے چلا آرہا
کو حصر دیا۔ اپنے نفس کی پتکش میں اسلام کو ہے ان ارکان پر ہرگز نہیں۔ اس اسلام کی بنیاد عقیدوں اور مقولوں پر محدود کر دیا۔ مجھے خطرہ ہے
یہ دس اصول ہیں جو دراضع کئے گئے ہیں اور جو قرآن میں کہ جب خدا تمہیں اس دنیا میں قبول نہیں کرتا تو

تیامت کے دن رسول خدا کیوں تھماری شفاعت کرنے گے؟ میرے لئے ہے کہ انہوں نے اس ذیلیا کو دین سے قطعاً اگر ۲۸۔ مسلمانوں اسلام دنیا تھمارے اسلام متفق کر دیا ہے۔ مولوی جعیت اپنے مرتکب کو نباہنے نہیں کہ تم ان اصولوں کو اسلام کی تعلیم نہیں مانتے۔ کے لئے حدیث پیش کر دیا ہے کہ ”دنیا مردار ہے تھمارے اسلام میں چند احوال اور حیدر سوات اس کے طالب گنتے ہیں۔“ جعیت فریب دیا ہے کہ تم اس دنیا کے ماتحت سے چلنے جانے کا غم نہ کرو ہیں لہذا اس لئے اس مذہب کے پیروں کو خدا سزا دے رہا ہے۔ یورپ اور مغرب کے علم کی بنیاد میں و بصر اور قلب سلیم یعنی صینی مشاہدے پر ہے وہ قرآن پر کوئی نہ کچھ عمل کر رہے ہیں اور ہم کو چونہیں کرتے ہیں۔ تم ان فصاریں کو جو تھیں ہر بپ کرنا چاہتے ہیں۔ تھیں جنت کے دروازے تک کجھی ہے۔

۲۹۔ مسلمانوں اور خاکسار سپاپیو! اس دنیا کا دین سے الگ کر دنیا۔ دنیا کو باطل قرار دینا۔ دین کو حقیقی آنکھوں کاں کی محسوس کی ہوئی دو کہ تم سو من بن جاؤ اور وہ کافر قرار پاس چھوڑ کر سی قدم کا اس کے پیشہ ور مذہبی زخمیوں کی خطرناک بکری میں ہونا اس امر کا ثابت ہے کہ اس قدم میں قوت اور شوکت کا آخری نشان مٹ چکا، گزر ہوئی باتوں کی آس لگا دنیا مولویت کا اس دنیا میں سب سے بڑا کرشمہ ہے جنت غیر جسمانی اور غیر سری اشیاء کی طرف لگی ہے جن کو اس قسم کے خود ساختہ پیرا ہی روشنوں کو برقرار رکھنے کی خاطر تسلیوں میں مبتلا رکھنے کے لئے تلاش ہیں۔ یہ لوگ دنیا کے تبدیل تقدیم سے قطع نظر کر اکر آخرت کے اودھوار پر اس لئے زور دیتے ہیں کہ انسانی کی بڑی سے بڑی ہماری آخرت کے عقیدے کو کھوں نہیں سکتی۔ آخرت کی تصدیق دنیا کی آنکھوں سے ہونی سکتی۔ جب تک یہ لوگ جنت کے سبزیاب نہ دکھلاتے رہیں اور گری ہوئی قوم کو موت جنت دلا دلا کر انہیں سعی و عمل سے قطعاً تا آشنا نہ کر دیں ان کی دنیا نہیں سنتی۔ انہیں سبب بھر کھانے کو اس لئے

دین اسلام مسلمان کو صرف اس ایمان بالغیب پر قائم دنیا میں رہبانتی ناجائز اور خلاف مرضی خدا ہے،
کرتا چاہتا ہے کہ آخرت کا واقع ہونا افضل ہے۔

دین اسلام میں ایک آیت اپنی نہیں کہ مسلمان روز قیامت برحق ہے جنت کا وجد قطعی ہے
کارخ اس دنیا سے پھیل کر آخرت کی طرف اس اس سے زیادہ بزرگ نہیں۔ دین اسلام سب طرح منتقل کر دیتے کہ وہ دنیا کے جاہ و علاں،
شوکت و سلطنت سے منہ موڑ لے۔ آخرت کا خوف سے پہلے اس دنیا کی طرف رجوع ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔ کہتا ہے کہو :

سَبَّابَةِ الْأَنْتَافِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ۔

اور حدیث اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ :

”دنیا آخرت کی کمیت ہے۔“

این آخرت میں نفع تبعی ہے کہ دنیا میں کمیت برزجرا خلاصہ دیا گیا ہے اس کو دیکھو کرتیلاو کہ اس ہو۔ اور خدا کا ارشاد ہے کہ : میں کوئی کفر ہے؟ کیا الحاد وزندقہ ہے؟ ”ہم نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ پیدا کیا ہے، کوئی سقیدہ پر بحث ہے؟ کوئی بات ہے جو وہ باطن اور عبد نہیں۔“

سچ نہیں۔ خدا لگتی نہیں؟

دنیا کو جھوٹ سمجھنا ان کا گمان ہے جو فدائیں دنیا کی ہر چیز حقیقت ہے ما خلقنہ الہ بالحق ہے معلوم نہیں ہو سکتی۔ اس کی صیغہ قدر و قیمت آج سے ایمان والوں کو ایمان کی تدبیش اسی آسماد و زمین کے اندر ہے۔ متن کا نتیجہ اعمی مخصوص آخِرۃ اُمَّۃٍ حَافِلٌ مُبِیلٌ کہہ کر یہ محاکمہ قاتم نہیں چاہتا ہے کہ جس ترمیم کو اس دنیا میں بہتری اور کمالیت اور مقصود کی راہ نہیں ملے، اس کو آخرت میں اسی شے کا ملنام کا رہے اور درہ آخرت میں اسی زیارت سے بڑھ کر گراہ ہے۔ کسی ترمیم کا دادا، شریعت نہیں ہے بلکہ کوئی کیا ہے؟ ایمان والوں کا دنیا پر غالب ہونا افضل ہے:

اَنَّ الْاَسَاطِينَ يَرْثُهَا عِبَادُ الصَّالِحِينَ

ایمان والوں کا دنیا پر غالب ہونا افضل ہے:

اَنَّمَا الْاَعْلَوْنُ اَنْ كَنَّا مُؤْمِنِينَ

کوئی بہبود جان کا ذلا بمورفہ ۲۸ جولائی ۱۹۷۶ء

۳۰

أوکار عالیہ حضرت علامہ مشرقی

حضرت پبل خطاپ میں علامہ حب ز واضح کیا ہیکہ ناؤں اور خرچہ میں بولوں
نے اسلام کی جو وضاحت کی ہے وہ کتف در غلط ہے جسکی وجہ سے ملت مسلم
ایسا بھی اور بے عمل ہونے کی ہے

حضرت علامہ مشرقی نے لائل پور کمپ پار آگسٹ ۱۹۳۶ء میں خطاب فرمایا کہ
خاکار سپا ہیو! خدا کی نگاہ لطف و کرم بار بار بیلکہ سمعتیہ ای تو م کی طرف ہو گئی ہے جس نے
محبت اور محنت کے ساتھ خدابات میں ای مخالفت اور راحت پیدا کی۔ حسکے دو لفظوں میں دل ملائیجئے جس
نے سیلوں سے کہہ دیں نکال بھنک دیسی جس نے شیطان کو کعبہ دل سے نکال کر خدا بنا لی۔ جس نے دل کے
بنوں سے منہ موڑ کر اللہ سے لوٹا دی۔ قومی محنت اور جنون نے دنیا میں بڑے پڑے کر شہرے کو دکھانے ہے میں۔
محبت اخلاق الہی کا جزو ہے۔ قرآن میں آہش حمد اللہ میں کا درجہ ایمان، باہرست بر ۱۱۱ اور آخر ۱۱۴ درجہ ہے۔ قس
قوم کے کارکعن اور کارہ فرمابطی میں محبت اور جنون پیدا ہونے کے رسم قوم کا بیڑا پا رہے۔

خاکار سپا ہیو! اور مسلمانو! آج میں ہمیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مولوی کا پیغمبر دو سو سال کا مدحیب کیوں
غلط ہے۔ مولوی میرے اس غلط مدحیب کے الفاظ سے سنا تھے ہیں کہ یہ غلبی اوس سماں کو کہہ اے با کے کیا صبور تر
کے وقار پر کس نے بھٹکا۔ ایک امتنی نے کیوں نکر اس کی دوسری سو بیکی غفلت کی ملزی بحث کا بحاذرا پھوڑا۔ سفارش نہ
کرتا ہے کہ سب کچھ کہو مگر مولوی کا مدحیب غلط نہ کبواس سے اسجا، قارئ خاک میں مل جائیگا دیکھو ہاں میں
ہمیں بتانا چاہتا ہوں کہ مولوی کے مدھیا کو غلط کہنے میں ای شدید خوبی ہے۔ یہی اور کیا عظیم الشان ظاہرے
امرت کو مل سکتے ہیں مولوی نے پچھلے دو سو برس سے دین اسلام کو صرف نماز-روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور کلمہ شہادت
کے سمجھی طور پر ادا کر لیئے کہ پڑا اسلام بھی اس تمام قرآن کو مسلمانوں کی نہاد سے ادا کر دیا۔ ابا
ہر مسلمان بھی اسی پا سخ فعل ادا کر لیئے کے لئے نسلی پا جانا ہے کہ مسلمان ہے اور پر اسلام صرف کلمہ
لیئے کے بعد خوش بخواہی ہے کہ اسلام ہی داخل ہے۔ دنیا کے تمام کا ذریعہ بھتر ہے۔ اس کا ذریعہ یہ ہوا کہ

امت مسلمہ کے سامنے کوئی لرصب المیعنی بیش رہا۔ قرآن مسلمانوں کا وسنور الحمل نہیں رہا۔ اچھا مسلمان ز بھی ان پانچ باتوں کے گرد یعنی کے بعد پڑیے اور نہ قرآن کے ممنوعہ فعل بھی اُرک توک کر لیتا ہے۔ اور مفظوں ہی کے مودودی کے تباہتے ہے اسلام کے خلاصے پر عامل ہے۔ الفرض قرآن نکال ہوں ہے اور جعل ہو جانا اور مسلمان کی تمام اعلیٰ قوتوں بکارہ ہو جاتی ہیں۔ دشمن خوش ہے کہ تیرہ سو برس کی بے مثال سلطنت اور بحربت کے بعد اب مولوی کی برکت سے مسلمانی صرف چند چھپتی باتوں کا حصہ ہے۔ اب مسلمان سے ہمارے رہانے مذہب کو نقصان پہنچنے کا کوئی احتمال نہیں رہا۔ مسلمان تیرہ سو برس اک دنیا کی پہنچانی کرنے کے بعد اباد و سرور قل کی پاسبانی میں چھپتی سے نازد روزے ادا کر رہا ہے۔ انگریزی حکومت اسی پہنچ پر دیگر اسلام اور قرآن میں عدم مراحت کا اعلان کر چکی ہے۔ اس کے نزدیک اسلام اور قرآن قبولی ہی بدولتِ دشمن مردہ ہو چکے ہیں۔ اب مسلمان شوق سے راتِ ذل ملوپ یا نہاد نہایت پڑھتا رہے۔ تمام علم روپ یا نہاد و زرحد رکھے: پھاٹس مودودی یا نہاد بھج کرے۔ بولو یا نہاد کو تین دے کسی کا سر پھر ایسے کہ آنکی اس ردو فلسفی کے اندر کرام سے پشتی ہے ای روحانیت سے کو اہم تر ہے۔ کسی اوس طبق مسلمان سے پوچھ لمحے کے اس اسلام کے متعلق ان پانچ فعلوں کے کوئی تدوینی تشریع موجود نہیں۔ مودودی اگر اتنے پانچ ارشاد کی صحیح تشریع کرتا تو اہم تر کو سبب کچھ مل رہتا۔ مگر مودودی کلبخدا مخالف ان پانچ دین کے سقوفون کے متعلق بھی یقین دلائی ہی مہے گہ بہ آخرت کے مقدس افعال پہلے اس کا اس دنیا سے کوئی لکھا دیں۔ اس کو علی الحساب اور بے سوچ سمجھ کر لینا ہی عین دین ہے۔ اس کا اجر اور بدله صرف آخرت میں ہے۔ اب مسلمان کو کوئی گنجائش نہیں کہ ان کی حکمت کے متعلق ایک حرف زبان پر لا رکھے۔

مسلمانوں اور رہنماء خاکسار پابیو امودودی کا مذہب اس لئے ستر ناپاصل ہے کہ دین اسلام قرن اول میں دشمنوں کی خوشی اور رہنماء کا مذہب ہرگز نہ تھا۔ قرآن حکیم میں صاف لکھا ہے کہ وہ دشمنوں کی کراہت کا مذہب ہے اسکو ہر دشمن بھیوں کیس مار کر سمجھانا چاہتا ہے۔ یعنی خدا اس فور کئے بھننے پر اضافی نہیں۔ دینِ دشمن کا خردار اور مشرکوں کی کراہت کے باوجود سب دینوں پر غلبہ پانے کا مذہب ہے۔ وَ اللہُ مُتَّقِدُ حُزْرَہ کا مذہب ہے، اشد ادھی الکھف اور دھاء بینه ہو کا مذہب ہے۔ قرآن کے نسیی صفحے کو کھو لکر دیکھو بھی مذہب ہر جگہ ملیکا۔ کسی مسجد کے مولدہی سے پوچھو یہ آئینیں بغیر مطلب سمجھ فرفر پڑھ دیگا۔ اور اسی کو اپنے ہالم دین ہونے کا ثبوت سمجھ گا۔ مودودی نے دینِ اسلام کا یہ پنج آتشہ ما باللحم اس لئے تیار کیا ہے کہ اس سے اس کی اپنی تحریک بھی رہے۔ اور وہ آپ اُو شے علی ہر سے بیٹھا رہے۔ اور اہم تر کو گوئٹے میں سلا کر ان کا چوہ ملہ رہی تھا۔ اس نے دینِ اسلام کے پانچ لمبے لمبے ستون کھڑے کر کے سکو کھریا ہے کہ تمام عمر ستون ہی بنائے گزریں۔ ستونوں پر چھتیا دالنے یا ہمی منظر لہ عمارت بنائے کا جیال نکالتا کرو۔ خدا کو صاحبِ اللہ اسی دھوکہ ہیں رہ کھو کہ اپنی ستون ہمیا درستہ نہیں ہوتے۔ یاد رکھو قرآن میں ایک فقط اس امر کا موجود نہیں کہ یہ پانچ شعائر دینِ اسلام کے پانچ رکن ہیں۔ اہنی کے کوئی بینے سے مسلمان کی نجات ہے۔ اگر جو شایر

میں الہ کان کا ذکر تو حدیث تشریف میں یہ بھاگ ہے کہ اسلام سمح و طاعت اور جہاد فی سبیل اللہ کا نام ہے۔ اور مسلمانوں لیک جماعت بننے پر ہر اور سمح و طاعت کرتے رہو۔ مولوی اصل حدیث کو میں دیرانتے اسکو دیرانے میں انکی صاف موت ہے۔ ان کو ایک جماعت بنایا رہے۔ ایک کی اطاعت کرنے ہوگی۔ مولوی ان حدیثوں کو اس نے ہضم کر جاتا ہے کہ ان میں انس کی روزی نہیں تھی۔ نازدیک روزہ جمع۔ نہ کوہ۔ کلمہ شہادت والی حدیث اس لئے بار بار کہتا ہے کہ نازد اس کی محدثیں ہوتی ہیں اصل لئے بد و ثیاب مل سکتیں۔ رہنمائے کے دنوں میں خوب حلوب ماندا ملتا ہے۔ جمع کرنے سے کچھ نہ کچھ ضرور مل رہیں گا بخرا بینوں کے بکرے ذبح ہوں گے۔ زکوٰۃ مسجد میں آیا کرے گی۔ کلمہ شہادت پڑھا دینے سے کچھ نہ کچھ نذرانہ ملیں گا۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اسلام کی بنیاد پنج اور کان پر ہے جو حدیث ہے۔ لیکن ان حدیث میں ہرگز نہیں جو معلوم میں مولوی اپنے طلب کے لئے تھیں رہا ہے۔ ان کی بنیاد اسلام کی راجحائیت اور امت محمدیہ کی وحدت پر ہے۔ اصل نماز کے اندر بے پناہ فیما جماعت کا رانہ ہے۔ اسی روزہ میں تکمال تخلص اور فتح امت کا بھی ہے۔ اس جمع میں صحیح مرکزیت ہے۔ اسی زکوٰۃ میں امت کی نیام و امان رکیوں کا علاج ہے۔ یہ باقی تمام امت کی ابہری ائمہ یعنی مولوی کے لفظ کو مٹھا کرنے کے لئے ہرگز نہیں۔ مولوی جہاد کو دین اسلام کا خلاصہ کیوں نہیں سمجھتے۔ جبکہ حدیث میں صاف لکھا ہے کہ جہاد کی ایک رات ست مرسرس کی عبادت سمجھتی ہے۔ کیا پانچوں عبادوں جہاد کے سامنے مات ہیں ہونیں۔

خاکسار سیاہیو! قرآن میں صاف لکھا ہے کہ یہیں قوم نے قرآن کے ایک حصہ پر محل کیا اور درہرے حصہ سے کفر کیا۔ اس کی سزا اور دنیا و آخرت دونوں میں رسواہی ہے۔ یہ کیا سخرہ پن نے کہ خدا بار بار حکم دے کہ مسلمانوں ایک امت بننے رہو۔ آپس میں نفر قہڈا لکھ جہنم کے کڑھ پر کھڑے نہ رہو۔ فرقہ بند نہ بنو کیونکہ یہ ترک ہے۔ اس کی نخشش نہ ہوگی۔ اپنے امیر کی اطاعت کرو۔ آپس میں محبت سے رہو۔ اگر دو فرقے تو یہ نہیں کی آپس میں صلح کرو۔ لور غالب بنکر رہو۔ دشمن سے پیشہ نہ کھرو۔ وغیرہ۔ مولوی ان کی پر کاہ کے برابر پر داہیں کرتا۔ روزہ نہ اپنے مناظر میں مسلمانوں کی ہزار ٹوپیاں بنانا اور کھلی جنم کرتا یہ خدا ہے۔

مسلمانوں اور خاکسار سیاہیو! تیرہ سو برس تک مسلمان دنیا میں پھیلنے رہے اور ہر خیر مسلم ان کے اس غلبہ کو ناخوشی کے نظر سے دیکھتا رہا۔ مولوی اب تمام قرآن کو امت سے چھپا کر اور حرف پنج اور کان اسلام کے گیت گا کر تمام دنیا کو خوش رکھنا چاہتا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ نماز۔ روزے کے آسان پر محل ایسے ہیں کہ ان سے ہندو۔ پارسی۔ عیسیائی۔ اگر یہ سب خوش رہیں۔ اگر قرآن کو پھر کھو لا کیا تو سب ناراضی ہو جائیں گے۔ حکومت کی تعلیم گردن پر شخصیتی رہیں گے۔ جیل کی ہوا کھانی پڑے گی۔ پلاو اور مرغ کی جگہ سوکھی روپیاں دال اور جیکی پیسے کی مصیبت ملیں گی۔ اسی لئے مولوی نماز کی ایک کروڑ فضیلتوں بیان کرے گا۔ یعنی جہاد کا لفظ ربان پر نہ لائے گا۔ اختلاف عقائد کی بنادر پر ایک لاکھ کا لیماں دیکھا مگر اتحاد کا ایک لفظ نہ بولیں گا۔ مسلمانوں کو ایک کرو یعنی کا نام نہ لیں گا۔ مولوی نے قرآن سے فرمیں اس لئے کیا ہے کہ اسکا اپنا حلوا مانندیا بنوار ہے۔

مسلمانوں تما قرآن پڑھ جاؤ اسکی طور پر عوام کے مناظر ہے نہ ملیں گے۔ ایک دوسرے کفر کے قتو سے نہ ملیں گے۔ مولوی سے مولوی کی تجویز پر نہ ملیں گی۔ سنی، شیعہ، وہابی، اہل قرآن، مالکی، حنفی، حنبلی، شافعی اور حنفی کے الفاظ نہ ملیں گے۔ صرف مومن مسلم کے الفاظ ملیں گے۔ اور مومن مسلم بنتے کے اعمال پلیں گے۔ امت کو پاند کرنے والے حکم ملیں گے۔ قرآن چھپائے والے مولوی کے متغلوق قرآن بین صاف لکھا ہے کہ اہنوں نے اپنے پیش میں وزیر بھر لیا۔ وہ وزیر قیامت کو خدا ان سے کلاماً نک کرنا گوارا نہ کرے گا۔

مسلمانوں اور خاکسارہ سپاہیوں اور مولویوں کے مدعا کو غلط کہنے پر دعا نہیں بھجو رہوں کہ مولوی اور پیر قرآن سے مکر کو کے انگریزی حکومت کا ساتھ دینا ہے۔ انگریز بر اپر شہزاد اور اسلام کے مدعا کا بڑا ماہر ہے۔ وہ مولوی کے ہونہ سے اسلام کی تفسیر بھی کراکر خود ساختہ خدا بھایر لقدریت کی مہر لگانا چاہتا ہے تاکہ مسلمان یہیشہ کے لئے قرآن پر محل نہ کر سکے۔ وہ جانتا ہے کہ بھوکا مولوی کبھی قرآن بولنے کی حراثت نہ کر سکیں گا اور جو بول سے دلے ہوئے مسلمان بھی اس کے خلاف نہ کہیں گے۔ یاد رکھو یہودی قوم دعا لئے ہلاک ہوئی کہ اہنوں نے ایسے پادریوں اور راہبوں کو خدا نا لیا تھا۔ وہ جس طرح چاہتے امت نو انگلیوں پر سچا تے تھے۔ آج مسلمان بھی اسی دردناک مصیبت سے گرفتار ہیں۔ اہنوں نے عجی مولویوں اور پیروں کو اپنارب بنالیا ہے اور اس فی نظر اضافہ بلکہ (لیعنی علامی) ہے مسلمانوں اور خاکسارہ سپاہیوں! یاد رکھو کہ مسلمانی اس میں ہیں کہ تم اسلام کی اسر رسم کو پورا کر لو جو مولوی یہیں آرام رہیوں پر بھاکر جنت میں داخل کرنے کے لئے پیدا کری ہے۔ ہم صحابہ کرام اور سو خدا گھنے معاذ اللہ زیادہ لا ذلے نہیں کہ ان کو نام محترم تکلیف اخوانے کے بعد اسلام کا سچا علمبردار سمجھ جاتے۔ اور یہیں صرف خند اسان باتیں کر کے جنت کا حجز اے بنادیا جائے۔ جن اسلام کی صحیح تعریف یہ ہے کہ وہ سب ایسا نہ نہیں کا دوسرا نام ہے مسلمان کے تمام طوایر۔ تمام شعائر۔ تمام مناسک۔ اور مسلمان کی موت و حیات الفرض تمام دیوبندی خدا اسی سپاہیاں نہ نہیں لیتھی نہ نہیں تو مکار کرنا ہے۔ خود سے بیکھو کہ نمانہ اسی نہ نہیں کی نیج و قوتہ تیارہ ہی ہے۔ وہ وزیر اسی میدان جمل میں بھوک کی برداشت کا پیش خیجہ ہے۔ حج اسی الجی قوچ کی مرزا قیۃ کو قائم کرنا ہے۔ نہ کوئہ اسی زندگی کے ساز و سامان کی فرائی کا دوسرا نام ہے۔ کلمہ شہادت اسی خدا کے سپاہی ہوئے کی معنی اسی طرح کو اہمی ہے جس طرح کہ سرک پر کھڑا ہوا خاکی دردی میں ملبوس سپاہی انگریز کے بندہ ہونے کی عین احری یہی کو اہمی دے رہا ہے۔ بخوب سے دیکھو تو لفظ مسجد جامع کا کہ خدا کے احکام بھی بالآخر اسی لئے ہی کہ مسلمان صحیح ملنوں میں سمجھ اور ناقابل قبول خدا کا سپاہی بن جائے خاکسار تحریک بعینیہ و بلغوط اسلام ہے۔ وہی اسلام اچھے حل کر قوں کی دل دنیا دست سکتی ہے۔ خاکسار سپاہیوں اور مسلمانوں اس تحریک پاچ برس سے خاموش جا رہا ہے۔ اسی میں نسی فوم سے چھپرہ تباہی۔ یہ نے حکومت کی کسی سیاست کا طرف توجہ نہیں کی۔ بھاری تحریک کے بنیادی اصول فرمی اور سافعی میں اور سہرا انتہا قوم کی امن و فیتنے پر۔ اسی قوت حل کا احیاد دوسرا قوچ سے رہا اور اسی خدمت خلق اور عبادت خدا ہے۔ اُنگریز مولوی کی آٹی لیکر تجیہ اسی عارفوانہ سے یہ کہتا ہے کہ یہ بانیوں جیون اسلام میں داخل ہیں تو انگریز کو سچا ہے کہ مسلمانوں کی نہیں

کتاب قرآن پھر پڑھو وہ کتاب بچھر دیکھے جبکو اپنے منہ سے حکومت کی مداخلت سے آزاد کرنا چکا ہے خاکسار کی سلطان کی سند اسلام کی تیرہ صوبوں کی سلسلی تابیخ ہے بولوی کا ایک صوبہ سر کا جھوٹ ہرگز نہیں۔ خاکسار کے نزدیک قرآن خدا کی کتاب ہے خاکسار کا پہلا فرض ہے کہ قرآن کو دشمنوں کے بخے سے آزاد کرائے۔ اس کے لئے ایک ایسی خاکسار مرمت سکتا ہے جو عالم پیروں سے میں کہونا کہ اسلام کی غلط تصویر قرآن کی دامان دیکھوں کا نتیجہ ہے۔ دسر میں کسی ایک مولوی یا ایک پیغمبر یا ایک پیشوائے دین کا قصور نہیں۔ امت کا مجھوں میں تصور ہے۔ اسی لئے چھین کمی ایک سے زانی غسل نہیں۔ میں سب تو یوں کی (خواہ انہوں نے مجھے پیکفر کے فتویٰ نے لگائے ہوں) یکساں حزن کرتا ہوں کسی خاکسار کو ان سے بدسلوی کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ سب تو سمجھانا ہوں کہ دین کی رسمی سہی عمارت کو کچھ نہ کندھ ضرور تھا اور ہے میں سب مجھے کافر کہیں۔ یعنی میر سبکو مسلمان بنتا ہوں مولوی دیشوا یا ان دین کا فرض ہے کہ وہ قرآن کی خفاظت میں ہم خاکساروں سے ہم آہنگا ہو جائیں۔ قرآن کے لئے اکثر میں قرآن کے رہ جیں۔ اگر ایک مسجد کے گرانے پر مسلمان مرمت سکتا ہے تو آؤ آجع قرآن کے گرانے پر مرمت کر دیجیں لہ کیا ہوتا ہے، کیا حجب ہے کہ اسی قرآن پر ہر مشنے میں مسلمانوں کی زندگی کاراز نہیں ہو۔

اگر حکومت مسلمانوں کی کسی جماعت کے خدمت خاتم یا ایک لباس میں نماز بلا جماعتہ ادا کرنے پر اعتراض کرتی ہے تو ہم سب مسلمان حکومت کی توپوں کے دہانے کے آگے ہزاروں کی نوراد میں بلا جماعت خدمت خلق کریں بلا جماعت ایک درجہ بیرونی بلا جماعت توپوں کے آگے اپنے آپ کو خدا اور قرآن کے آگے مت دیں۔

بیاد رکھو، یہ ایک شریعت انسانوں کے لئے جشن ایک شریعت انسانوں کے قرآن پر اسنواریں کا ثبوت پھر مل جائے گا۔ چند ہزار لمحے میں یہیں۔ یعنی قرآن ایک ہزار برس نہیں پھر آنہ دہو جائیگا۔

عنایت اللہ خاں المشرقی
۲۱ اگسٹ ۱۹۸۷ء

دیا صحی

تو حیدر لکھاں دنیاں امرت جہاد | اسلام جو ہے جسم تو ہے جان جہاد
محمل بریلیاں نجات امرت جہاد | مومن کا حقیقت میں ہے ایمان جہاد
زندہ امرت بران قوم کے خوش میں پیڑند نا | اس وقت تک ایکاں ہمیں ہوئا کامل
اسے مسلم بے خبر جیات امرت جہاد | جب تک نہ کرے کوئی مسلمان جہاد
(مشرقی)

علم فطرت اور سچائی

(امن عالم سے متعلق علماء صاحب کا ایک مشہرہ آفاق اور بصیرت اور فہمون)

رونوں فرعنوں میں سے سچائی اور حقیقت کس فرقے کے ساتھ ہے لیکن قرآن عظیم نے آج سے تیرہ سو ہزار سو برس گذر سے اعلان کر دیا کہ صرف صحیفہ فطرت آور اس سے صحیح طور پر اخذ کیا ہوا علم حقیقت ہے۔ باقی جو کچھ ہے دس سو گھنٹے !! اور انسان کے شایان شان نہیں کہ اس کی طرف توجہ دے اور یہ حقیقت سورۃ الحجر میں دوسری بار اور زیادہ وضاحت سے نازل ہوئی اور سلام ہے سورۃ الحجر کے لیے عدیل پیغامبر پر کہ اس نے یہ حقیقت بنی نواع انسان کو بے کم و کامست دی اور ملبند دیا ہے وہ صاحب کبھی روجبروت جس نے یہ احسان بنی نواع انسان کی گمراہ مخلوق کر کیا !! اور جو حقیقت کو پاکر آج بھی انسان اپنے یا اپنی جنگ و جدال بند کر کے اس بات پر مستحق ہو سکتا ہے کہ صرف خدا سچا ہے اور اس کی بنائی ہوئی فطرت بڑھتی ہے اللہ تعالیٰ بس باقی ہو سے۔

□□

قرآن ہمہ فطرت و فطرت چہ مفر
اسلام جہاد امرت و اخوت کیسر
(مشرقا)

آج سے موجودہ سو برس پہلے جب کہ تمام دنیا دہم دھمیالت، ظن و تھین، ترھات و راہیات، حیرت و استعجاب، شک و گمان کی طبقتوں اور خلافروں میں سرگزراں اور بریشان بھی لوگ کائنات فطرت کے مظاہر سے مرعوب اور خوفزدہ ہو کر سوچ، چاند، پتھر، درخت، دریا، کاٹے اور بند رکو لیوچ رہے تھے کائنات عالم میں صحیفہ فطرت کے داعد حقیقت ہوئے کا محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام شنبشاہ علم و خبر کی طرف سے بے بانگ دل اسلام، از ای تاریخ میں وہ عظیم الشان واقعہ ہے کہ دس سو گھنٹے قوموں کی مجموعی تاریخ اپنے تمام ابطال کے کارنالی میں اور علمی نتھرات اس کے مقابلے میں پیش نہیں کر سکتے۔

سلام ہے اعر امر من اعر ب پر جس کے ایک اہل جلیل کے کمال غور و فکر نے دنیا کو وہ سچائی دی جس کے معلوم کرنے کیلئے دنیا کی نیز رہا قومیں ایک دوسرے سے دست اگریاں آج تک اس سلسلہ پر ہی کر سچائی کیا ہے؟ کر دڑ دل بلکہ ارب و رارب انسان آج تک صرف اس بات کے فیصلہ کیلئے کہ مرتے ہیں کہ

عمر المسنی کے نامہ کا سارے ذمہ کرنے کیمپ میں آخری الوداعی عبادت اخاطاب کا اقتدا

آخری بُجھی کے آخری امرت کی آج کے سولہ سال ۱۹۸۰ء کے بعد خاکسار تحریک کو کبیو مدرسہ کیا جا رہا ہے؟ پھر
کمزوریوں کا جائزہ لیں تو سمجھہ میں آ جائے گا مگر سمجھہ نے کی نیت ہو۔ سترہ سال کی مدت کچھ کم درست نہ تھی۔
عذرا کس تحریک کی نیایاد فرن اولیٰ کے اسلام پر ہیلے دن سے تھی اورہ اس وقت تھی ہے اس کے
قادر کے سامنے کوئی ذاتی اتفاق پہلے دن نہ تھا۔ نہ اب ہے قادر تحریک ایک پیسیہ کسی سے وصول کیا نہ کوئی قوم کا روپیہ
پہنچا داتا رہ رہا کیا۔ سب زیر اپنا اپنا پیسیہ خرچ کیا اورہ تحریک کی قائم رہی۔ اس نظر سے یہ تحریک ادیبا
کی نہماں اسلامی تحریکوں میں شجھی تحریک تھی۔ حکما داحفہ سماں قوم کو بلند کرنا تھا۔ ایک امبالہ لغہ ایضاً اندازہ ہے
کہ ان سترہ برس میں چالیس لاکھ انسانی اس نے تحریک سے رختا حاصل کی۔ اگر ان سرہ کو ملبوث سمجھ کر تحریک
میں شامل کر لیا جائے تو بھی دس کروڑ سے انہی نسبت ایک اور چھیس کی ہے۔
عہ قرآن حکیم کا فیصلہ ہے کہ جب نکل صرف سے نیادہ مومن نہ ہو اس وقت کی ہلاکت اٹھ ہے۔ اور مومن کی
تعاریف یہ ہے کہ میدان جنگ میں کم از کم دو اور انتہائی دس پر مطالب آئے الیسی شرط ہوئے تو یہ غلبہ کا پیدا ہونا
محال ہے
عہ دہلی کا موجودہ اجتماع رب سے بڑا جماعت ہے جو پھر سترہ برس سے پہلے کمبوں نصیبہ بھیں ہوا تھا۔ تاہم قوم
کی آبادی کے پیش نظر رکھ کر اسکی نسبت صرف کے برابر ہے
عہ اہمیت میدان جنگ میں جان و مال کی قربانیوں سے بلند ہوئی ہیں اور غالب قوم کا سب سے بڑا
ہتھیار اس کا بلندی اخلاقی اور صلاحیت دکھر کر رہا ہے۔ تحریک میں کئی پا پڑ جیلے گئے لہ کچھ بن سکے۔ اورہ
القلافی طاقت نہیں اسیو۔ ۱۹۳۹ء میرا یعنی دفعہ لکھنؤ حوالہ لگانے تھے ۱۹۴۰ء میں لاہور کا محاذ کی ہنقوں نکالہ ہا
خاکسار پاہی میتیں اٹھا کر نہ صال ہو جانا ہے۔ مگر بھیں غلطتا۔ ان سچے مسلمانوں کی فربانیاں اور ریاستیں نکال
نہ پہنچا جسے سخت روحاںی تکلیف دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض دفعہ آسمان کی طرف تکتا ہوں۔
۱۹۴۵ء کے مرکزی آئمپ دہلی میں صرف ساٹھی ہتھیں سو سپاہی بھتکل شامل ہوئے تھے۔ بدر میں یہ تعداد آج

نکاٹ پڑھنے تھی۔ بنگال، سندھ، بہار کے حجازیوں میں خاکساروں نے شدید کلیمودر، اٹھائیں، جانی قریانی کرنے والے پس اپنی اکی نوباد بڑے کھوئے تھے پڑھنے لگئی۔ ہزار سا بخاکساروں کا شرعی، اخلاقی، بخوان خود بخود درست ہوتا گیا۔ لا اور اس نے جو کبھی سمجھ دی کیا تو انہاری بننے کے بعد صد بھائیت کے قابل ہو گئے۔ میری انظر بندی مدرس کے زمانہ میں مدد و فیض مدارس کا ہمدردہ بنایا کیا کہ کچھ آئے پڑھیں

پھر طلباء کا زخم اپیدا کیا۔ پھر زادقہ نور قادر کی طرف توجہ دلائی گئی۔ پھر سالار انائب ادارہ علیہ کا تبصرہ کھڑا کیا گیا۔ پھر حنایخ دیگاندھی تتفقہ سلطے لبہ آزادی ایسا کیا۔ پھر اتحادیات کی طرف توجہ اور خاکسار ایڈیشن کی تشکیل، پھر تقویم مہروستان کے اقتضانات کے عنوان۔

الغرض کئی تھنیاں ہم ایسوں سے اس شکست خور دہ قوم کی انقلابی طاقت کو احصار نے کیا کو ششی کی گئی۔ مُر قوم ہے، صرف یہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ اگر پچھہ بغیر محنت ملتا ہے تو ایسا جائے۔ یہ ران جنگ کے پسا ہما بننے کی 34 قوت بنتی۔

۲) رجوان کو انگریزی اعلان کے بعد میں نے خاکسار تحریک کے القاب میں مشور کا اس بیت سے اعلان کیا تھا۔ اگر تو انگریز خاکسار دہر ۱۷ محرم ۱۴۰۵ھ آبندہ لاٹھ بھار، و اضمنہ سو سکھے گا۔ یہ بہنس ہوا دھر لئے بعد حضرت خاکسار تحریک کے فتنہ کرنے کا اعلان کیا رہا ہوں۔ اور اس کی قیادت سے دست بردار ہوتا ہوں۔ اگر اس سترہ برس کی دلکشی از محنت کے باوجود میں نے پوری دیانت داری کی اور اس میں اپنی نمراد و دولت کا بیرون حصہ صرف کیا مگر قوم میں وہ خاصیت پیدا نہ ہوئی کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو غالب کر سکے۔ ان اللہ دامت الیہ را جھوٹ۔

خاتیت اللہ خال
المشرق

لُوڈھا: علامہ صاحبہ پاکستان تشریفی لے جانے کے بعد ۱۹۵۴ء فروردی ۱۹۵۴ء

خواب میں بھی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نریارت نصیب ہوئی اور اگسٹ دیسمبر ۱۹۵۴ء، حجج بیت اللہ تیراف، لا شرف حاصل ہوا۔ الحمد للہ علی ذمالت

دستِ امدادِ مسٹر مولانا حسین

نماد ہے۔ الحمد لله تعالیٰ اس کو منتظر تھا جو
کے بعد ہے راستہ پر چلا کر اپنی دھننا کا ناج
ذینما کیا ساری سر بندیاں اور خوشیاں میاں
عطا فرماتا ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ
شیطان و موسوسوں کے راستے پر چلتے ہیں،
وہ آپس میں جھگڑا کرنا ہیں اور رہاڑیوں
کے گھر ہی میں گرا کرتے ہیں۔ ذینما
کے سارے پیغامبر ایک ہی خدا کے پاس سے
آتھیں۔ اس لئے رب ہبہ بیانم بھی ایک فی
ہوتا ہے کہ تما انسان پر خلوص کا نامہ چار گھنی
کے ساتھ پہنچ کیا سکو کر دیتا ہے اور بالآخر
یقینی ہوئی قوم کو شیطان کے چھنڈ
سے روکاں کر خدا سے والبسم کرنے میں کیا کیا
پایہ بیٹھنے پڑتے ہیں اور قوم اپنے محسوس
کے ساتھ پہنچ کیا سکو کر دیتا ہے اور بالآخر
کے ہدروں سانچی بنے رہیں۔ یقینی محسوس کے
نام کے فرقے بناؤ کر تھیرانہ تعلیم کو بد نام نہ
کریں۔ آپس میں کوئی کسی بیرونی خدا نہ
وہت و رازی نہ کرو۔ شیطان فی آدم کا
وشن ہے۔ فرقہ بناؤ اور انتشار پھیلاتا اور
سب کو لڑا کر پرسکون ذینما جنمہ بنانا
چاہتا ہے۔ اس کے موسوسوں کو سمجھنا
اور اس کے فتنوں سے بچنا نہ رکھا ہے
اس اکٹھ فیصلے میں ملکیں چکنے

اس نقطہ نظر کا ہے کیا کہ — خدا کی
بے اب دیہ کارخانہ خداوندی کس نسبت میں
رہا ہے پیغمبر کب آتے ہیں اور کیوں آتے
ہیں۔ اپنے سائنس کیسا اقبالی پیغام لاتے
ہیں۔ مشترکہ قومی پر کمی عمارت غیرہ
کھڑیا آتی ہے، بد کاروں کا بنا اور شرعتا
ہے۔ خدا سے برکت ہو کر شیطان کے چھنڈ
یہ پیغامی ہوئی قوم کو شیطان کے چھنڈ
سے روکاں کر خدا سے والبسم کرنے میں کیا کیا
پایہ بیٹھنے پڑتے ہیں اور قوم اپنے محسوس
کے ساتھ پہنچ کیا سکو کر دیتا ہے اور بالآخر
یقینی ہوئی قوم کو شیطان کے چھنڈ
کے ہدروں سانچی بنے رہیں۔ یقینی محسوس کے
نام کے فرقے بناؤ کر تھیرانہ تعلیم کو بد نام نہ
کریں۔ آپس میں کوئی کسی بیرونی خدا نہ
وہت و رازی نہ کرو۔ شیطان فی آدم کا
وشن ہے۔ فرقہ بناؤ اور انتشار پھیلاتا اور
سب کو لڑا کر پرسکون ذینما جنمہ بنانا
چاہتا ہے۔ اس کے موسوسوں کو سمجھنا
اور اس کے فتنوں سے بچنا نہ رکھا ہے
اس اکٹھ فیصلے میں ملکیں چکنے

الحاج عالمہ محمد عبادت اللہ تعالیٰ
المشرق صوبہ بیجانب کے غسل اور تحریث تاریخ
۲۵ اگست ۱۸۸۸ء پیدا ہوئے اور ۲۸ اگست
۱۹۶۳ء کو رحلت فرمائے۔ آج ان پندرہ بھوپالی
رسیحی کا اقطاع ہے۔ شلامر محمد رحمن نے ۱۹۰۷ء
کی عمر میں بیجانب بیونیوں سے ربانیہ میں ایم
اسے کیا۔ ۱۹۰۷ء میں انگلستان جا کر کمیسریج
بیونیورسٹی کے کارٹ بانج میں داخل اور پانچ
سالی میں تھریت میں چار آنھے ماہیں کئے اور
لینگل کا خطاب پائے۔ ان کے ربانیج مندوستی میں
طلباً و ان کی نمائت کو بیکھر کر تجوہ کیا کرتے ہے،
متضاد مہماں کے اتحادات ایک ساتھ ہی
ڈائی پوس آرڈر کے اعزاز کی طرح حاصل
کئے جاتے ہیں۔ یورپ کے متعدد
اوڑوں نے ان کی تعاونت کیا ہے اور
مختلق ایجادوں پر اپنی میاس رکھنا چاہا، لیکن
انہیں اپنے ملک کی خدمت مرغوب نہیں اس
لیے کسی کی درخواست قبول نہیں کی۔
بہ وہ ان قیام ان قبیلہ زمین سے الٹا کر
زمیان کے راز تھیں کرنے کی فکر میں رہی۔
ذرا ہب عالم کا مطالعہ کیا۔ زمانہ مانگی کے
ابیاں کا رہنگی۔ اتحادات زمانہ پر
انحرافی، ایجادی، ایجادیات زمانہ کا بیور طالع

اور احکم الحکمین عرف اللہ ہے۔ جو
پندرہ ماسووا اللہ کی، چھوٹی محبت کو جان میں
چکنے والے اور اللہ بیان پورا و معاوارف زندہ
ذرا ہب عالم کا مطالعہ کیا۔ زمانہ مانگی کے
ابیاں کا رہنگی۔ اتحادات زمانہ پر
انحرافی، ایجادی، ایجادیات زمانہ کا بیور طالع

کی جا ف و مال اور عزت و آبر و سب چھین
خی جاتی ہے۔ اور وہ قوم جانوروں کی
ماں تھیں خیر بار بروار اور زندہ ندیگرد بنادی
جاتی ہے۔ یہ انسانوں کیا آنکھوں نے بھاگنا
پرستا ہے اور ہر زور دیں کیا بائیں رہتا ہے۔
علماءِ معاشر نے واقعیت کیا یا
کی تحقیقت یہ ہے کہ ایمانداروں سے کوئی
بے ایمانی نہ ہو۔ اور عمل صالح کی تحقیقت
یہ ہے کہ مصالحین سے کوئی ایسا کام ہم زرد
نہ ہو جو مصالح معاشرہ کے نقصان کا
موجب ہو۔ اور صالح معاشرے کی تحقیقت
یہ ہے کہ گورودھ مصالحین کا ایک زندہ امیر
ہو جو قوم کو سر بیندی کی متراب تک پہنچانے
کیا یختہ غرم رکھتا ہو، اور اس جان کاہ
مشقحت برداری کا مسئلہ قوم سے نہیں
هر خدا اے بزرگ و برتر سے ملنے کی
انید رکھے۔ اور قوم کا یہ حال ہو کہ اپنے
بے خرض امیر کی بے چوں و چرا اطاعت
کرے۔ مال کے ایثار اور جانوں کی تربیتی
سے کبھی دریغ نہ کرے۔ خداوند عالم نے
جزت کی قیمت انسانوں کے جان و مال
کی قربانی رکھی ہے۔ جو قوم آزاد ہے اور
خوشنامی کے وصیوں کیلئے اللہ کے
راستے بیس امیر وقت کے تابع چہزادہ
قیامت کوئی ہے، مار قی ہے اور مار کی
جاتی ہے وہی فائز المرام ہوتی اور جنت
الارض کے انعامات سے سفر از کی جاتی ہے۔
اس وہ نہادت کے بعد حضرت خلادہ
نے ایک صالح فوجی تنظیم کی بنیاد رکھی۔
جس کے وقت اور از غدر ۱۹۴۷ء
یونیورسٹی اور خدمت نہیں تھا اور نہیں
اور بالآخر مذہبی و ملت ہرگز ۱۹۴۷ء کے

بنتوں کو بالا طلاق لھکر اور کمی خواہیں کو
آرام نہیں چانے می خواتیں میں مرد گو جائیں
اپنی خواہیں کو دشمن انسانیت شیطان
لوبین کے مشروی کے تالیع نہ کریں۔ دشمن
کے مخالف آمیر جھانسی میں نہ آیں۔
خشمن سے کمی میں تسلی فایدہ فہیں پہنچتا
نا رضی نایدوں کے لامچے میں پھانسی کر
خنوں سے بی خرچے میں ساری نرم کو خونم
کے گردھتے تک پہنچتا ہے۔ جو لوگ
زبان سے الہ کو مان کر اعمال میں شیطان کے
پیروں نے لئے ہیں سچے منافع ہیں۔ ایکو
سے قطع تعلق کر لیں اور اب الہ سے بچنے
کیلئے خرچ رہی نہ ہے۔

انسان کو اندھے عالم انشاء اللہ المخلوقات

دنیا ہے اور ستمبروں کے ذریعہ خلافت
ارضی کے گرد سکھایا ہے۔ تران حکم میں اپنے
ما بیت کے تمام نصیحیوں دوسری صفت دھتے
ہیں کہ جو لوگ اپنے بیٹے اور سچا مان کر پیمانی
کے ساتھ اس میا پیدرا پورا ساتھ دیں۔
رفتہ رفتہ ان کی ساری مخصوصیوں دوڑپیشی
اور وہ نملہوں سے جھکھارا کر کوئون و
اطھریاں اور عزت و ابرد کی عنق تھان از ندی کی
پیر مایا تر ہوئے۔ اور وہ بدجنت لوگ جو اپنے
بیٹے کے الحکم کا نذاق ادا کرنے اور فدائیت
لہفاں کی تکمیل ہیں، لوٹ کر کھوتے والے
جز اُنم لی دھانڈ لیوں میں اہے۔ دیکھتے
ویکھتے نہیں درسوا اور تباہ و بر بادم تو کہئے
نیکوں کو سفر از لزاوم در حادیں کیا جہالت
فی قدر نہ کرنے پر تباہ کرنا ہر اکامہ شر کے
خانوں سوچے۔ جب کسی خون کی بد تابیاں
تھامیں یہ داشت جلدیکہ پہنچ جاتی ہیں تو
سماں قوم کی اجل دینی موت انجامی اور آسمیں

جو اپ کتاب کے ساتھ ترنا اہل کے
بزرگیاں بہت زیاد سلوک کیا ہے اور خلائق اسیم
کے ذریعہ قرآن والی بجا ہدایت کو کس طرح
ہدایان بنادیا ہے۔ قرآن کہنا نہ کہ رب مل کر
بپڑا ہو۔ اور یہ بے شکار فرقے بنا کر قوم
کیلئے وہ اور اپنے مسیح کرتے ہیں۔ قرآن کہنا
ہے کہ مشرکوں کے بیوں لوگانی نہ دو، اس سے
شادی پچھے گھا۔ مگر دلوں ہے کہ خود مسلمانوں کو
کھانہ اور ہنفی قرار دے کر آپسی خوافات سے
دروازے گھولتا ہے۔ قرآن کہنا کہ
امم کے سوا، کوئی اللہ انہیں گروہوں کی اپنی
تعظیم اور اپنی دعوتوں کی ناطر نہ کرے اس
اللہ کی عکیباتیت قرآن کرنا اور ناجائز طلاقوں
کے ساتھ وصول کے نہیں اکامہ اور اس ہیں
الحمد لله جانے کی خیر منون تحملیں سمجھانا ہے
اور جاہل قوم کو اپنی دکھانی چاہئے کیلئے غلوٹ
محبت کے ذریعے غیر العبد پر تعلیم مبتدا حدا
ہے لہوز را انہیں سچتا کہ ان ناجائز افعال
کی براہمیت قوم کس طرح بے خلائق توکر زن بہ
اے زادتہ رسالت مکا طرف بڑھو ہوئی ہے
۱۰۰۰ اللہ اخراج کیا انہیں کیا ہو گا؟

ان حالات کو ذیکھ کر علیہ ہماجب
کہ قیمت جاگ اشتمن سے کہ قوم کی اصلاح دوستی
کے نتیجے کو سہارا بیٹھے کے ہو گئے۔ میں سے
بیٹھے بیان کرو کر ترانی پر فرمائے تھے پر جاکی
کہ کسے اس بیانے والے اپنی کام اپنے کام
کرے۔ اس مقصد کے لحاظت خالہ صادقے
ایسے انسان نوادراتوں کے ذمہ پر کوئی کوت
مذکور قوم کے سامنے پیش کیا۔ اور لکھارا کم
ڈرام کسب بلا تحفظ نہ ہی بے وحشت سامنے پیش کیا
تھا۔ ابھم کے مطابق اسند و اسنیشن جائیں گے۔
مذکور کے سامنے اسند و اسنیشن کی کسر تا مذکور

افراد کو شرکت کی دعوت دی۔ اور
اس کا تغیر نہیں کیا کہ باشندگان
ہندو فرقہ والوں کی حیثیت اختیار کر کے
ایک دوسرے سے ٹھانے لے گئے اور یاہی
میافرست پھیلا کر شادات کا سبب بن
رہے ہیں ان میں ایک دوسرے کی خدمت
کا جذبہ پیدا کر کے بھائی چاہتا ہے مایک کا
جائے۔ پھر یہی ہمہ مذہبی مشترک چانت
ہندوستانی سرحدات کی حفاظت کا کام
دے۔ اس طرح ہندوستانی حفتہ تشاں
ان مقاعد کی تکمیل نہیں ایک
ہفتہ والوں کا اصلاح ہماری فرمایا۔

یہ اخبار نہیں گواہ ہے کہ نہدوستان کے ہر
بڑے چھوٹے مقام پر خالی مولادی و الی
بلکہ جستہ بمرے از جا تھیں تمام ہوئیں۔ جو
روزانہ پر پیدا کرتیں اور وقت طردت
غیر قومی کی مشکلات بین دل و جان
خدمت کر کے تو می بھائی چارہ بڑھاتیں
اپنے خوفگوار مادلین مسلم لیگ نے تقیم
نہ ہدایت کیا۔ علامہ صاحب نے اس
نقیم کے نقصانات سے رینڈر کو
سمجھایا اور واضح فرمایا کہ:-

ا۔ آپس میں نظرت بر جائیں گے ۔
اکھوں افراز کا ناقص خون ہو گا۔ کوئی دل
کی جائیداد میں تباہ ہوں گی اور زیستیت
جمیعی لالک کمزور ہو جائے گا!

۲- آج ساری دنیا کی توہون جی
اکثریت و اقلیت کے جگہ پر ہیں۔ تبلیغ
بافتہ سے کمیں بکون سے نہیں ہیں۔ متن
سند کے ساتھ زندگی کو ادا کرنے میں
ذرا بھے سب یادوں ہیں اور سب داشتہ
ہے کچھ ہے۔ نہ رہتا کہ ہر قوم ماقرئِ امن

رہ کر عزت و آبرو کی زندگی کس طرح کہا۔
بیل الائقوای طوب پر تھے بیاروں کے ذریحے
امن عالم کے منصوبے بننے ہیں اور بکار جانے
ہیں۔ مجھے یقین ہو چکا ہے کہ دنیا کا امن
بیتھیا رواں سے قائم نہیں تو سماں میتھا
قدامت کے فرشتے نے نہایت کی کوتے ہیں!
۳۔ قیام امن کیلئے ساری دنیا کے
میغروں اور اللہ والے ان لوگوں نے ہر
انسان کے اندر وہی ایمان کو نہ رینوادیں اپنے
قرار دیا بلکہ اپنے دو رہیات میں چلا کر اُن
صحیح ثابت کر دکھایا۔ آج بھر جہاں امن
نامیم ہے وہاں ایمان کی بدولت ہے اور
جب ایمان کو بالائے طاق رکھا جاتا ہے
تو بدولت میتھیا ر اور اکثریت کیا غزوہ وہی
شیطان کا دوپ دھار کر امن سوزی کے
شعلے بظر مانتا ہے اور لاکھوں بے قصور جاں
کو ان طریقہ خدا بخسم سختا ہے!

۴۔ مجھے یقین کیا ہے کہ دنیا کے
ہر انسو ر کے سینے میں تحفظ انسانی کا
تقدس صدقہ موجود ہے اور تمی الامکان
رات دن اسی بات میں لگے ہوئے ہیں مگر
بات بنتی نظر نہیں آتی!

۵۔ نہدوستان کی دو گروہی قومیں
نہدو اسلامیان تقسیم کیلئے باہم دست
گریباں ہیں۔ مسلمان ہکھتے ہیں کہ نہدو اکثر
سے اضاف کی توقع نہیں اس لئے نہدو
کے حق صوبوں میں مسلمان اکثریت بیجیں
اس کی ایک الگ ریاست بنام پاکستان بن
دی جائے۔ اس سے بعض نہدو لیڈر راہنی
ہیں بعض ناراضی ہیں۔ مسلکہ حاد نہیں وہ ہا
بے ای رحمتوں آزاد و بینہ تابہ پڑونے
سے خواہم پس پے یعنی بندوں کو رکن

۶ - علامہ صاحبِ مجاہد ہیں کا تقسیم
ملک سے نہ مسلمانوں کو فایدہ نہ کرنا۔ رونہ
ہندوؤں کو، آپس میں منافقت بڑھ لگی،
دواؤں تو بیوں مذکوؤں رُطْقی رہیں لگی اور اس
سے انگریز کی مراد اور یہ تھوڑی کہیں بینا میں ایک
بڑی طاقت کو توڑ کر کمزور کر دیا گیا!

۷ - ان ناگفتوں بہ حالات میں اللہ تعالیٰ
نے میرے دل میں قیامِ امن و امان کا ایک جدید
غارہ لاؤا ہے۔ پس اس کو طلب کے سارے
و انشوروں کے ساتھ پیش کر کے خلہماں تجوہ و
نکروں کا حل کا حلاب ہوں

۸۔ فارمولہ امون والمان ملکہ بیان
کے "نقد و نہادستان کا عملہ بیان" میں تذکرہ ہے
کہ اور پیغ سالہ مسلمان رہے۔ اور یہ نہاد
تجربہ کمال خود پر اور اس سے چھپنے چاہیز
طریق انتخاب یہ ہے کہ نہاد مدد و عزف مسلمانوں
کی رائے سے چھپا جائے اور مسلمان صدر حرف
نہادوں کی رائے سے چھپا۔ صدور ائمہ
وزرائے اعلیٰ کے انتخابات بھی اسی نوع پر ہیں
اس سے یہ دوستی کی بھیتیہ رو اور قسم کے لوگ
صدر نہاد اور نیز صدور نہاد کرنے کے لئے بھیجے جائیں
مسلمان یا اسلامی حکومت نہاد کو ملک کے امن میں
فل و انتہے کما کوئی موقع نہیں کھا از نہادستان
بیش جزت نشان بنایا رہے گا!

۹- ذیل کے بین الاقوامی امن پر اور
کوئی میراثی اس تجزیہ کو بالآخر بخواں کرنا چاہدگا
ورنہ تھیا رہاں میں سابقت کے خدبات حفظ
دوائی کیسے کرو سکے ہیں؟ کل ان فوں کو شکم
کروں گے۔ اس کے بعد وہ چند دن جایسے گے
ان کی حیثیت بالدور ۱۰ کی سمجھو گئی!

توحید قرآنی مذکورہ کی تبادلہ

شیخ شمس الدین علی بن ابی طالب

میرے نزدیکی قرآن کی توحید یہ ہے کہ دل کے اندر کسی اسواسے تعلق نہ رہے۔ کسی دنیا وی تسلی سے اس قدر اعتمان بڑھ کر غیر خدا کو خدا پر ترجیح دی جائے۔ تلب کے اندر اولاد کیابت نہ ہو۔ گھوڑوں اور بکافوں نہ ہوں اور بجودوں کے بت نہ ہوں۔ باپ اور ماں کی "آخریاد" اور آخری محبت کیابت نہ ہو۔ پیغمبر، اولیاء و اصنیعیا کی ارادات کے بت نہ ہوں، اور کام سے غرضی کے بت نہ ہوں۔ فخر پرستی کیابت نہ ہو، تن آسانی کیابت نہ ہو، حسیہ جاہ کیابت نہ ہو، الشیطان کا کچھ تلبہ نہ ہو۔ کوئی شے سوائے خدا کے دل پر علم ان نہ رہے۔ کسی بت کے دل آسا اور آلام وہ حکم خدا کے سعی طلب اور عبیر آزم حکم ملائیں و وقت ترجیح نہ دی جائے، بہ نو خدا ہے یا یہی اصل ایمان ہے یا یہی بجا و تقدیم ہے۔ فل لذیت اہنگ اہش حبایل دیغڑے ہے۔ جو شخص جو بیس گھنٹے اس نو تیر کو بنیاد رہا ہے، ہر لمحہ جو کچھ کو رہا ہے فد اکام کرو رہا ہے۔ شیطان کی طاقتہ ہیں کرتا، اس کی نوری اجرت اور نظر مژہ وری کیا جائیں نہ کر کے خدا کے افرادی اور کوئی نہیں، اس حاکم مطلق کے خدا کئے ہوئے بتیے کو، وہ یہ دادخوار کو دین جائز بار الحسنۃ فله عشمی اہٹا الجہاد انعام علیہ) شیخ طرف اشارہ ہے کہ بہتر سمجھ کر شیطان کی اباد فریب ترغیب پر نہیں یافت۔ وہ اس ۲۴۰۰ طبق کوئی بت ایسے دل کے اندر پیدا کر لیا، کسی مساوی کے حکم خدا کو ہے، اللہ کا فوکر ہے، توحید ہے، غایب خدا ہے، جس وقت اس نے حکم خدا کو پیدا کر کر رہا ہے کہ کوئی نہیں کر سکتے ہیں۔ آج حضرت خلادہ مر جوم پر پیدا ہوئیں برسمی کے ایصالع کے وقت پر ہم پختہ ختم کریں کہ دنیا کے تمام پیغمبریں فی تعالیٰ یعنی جوڑہ و تعالیٰ مسادب کے نتیجے پیش کیا ہے اس کو سکھانے کا کر آزادی و خوفناکی کے عنقیں از اجلی زینگے اور اپنے طرف سے سارے دنیا کو امن پیدا فیماں پہنچائیں گے تو یقیناً اندھی مدد ہمارے شامل

تفصیل ہے تو۔ ہدوں اور مسلمانوں کا داشت و طلاقہ نہیں جو کہ کرتے ہیں اور وہ نہیں کرو ہوں کوئی جما میا کر جیا ہی، چارہ قائم کرنے کی ترغیب دے اور تقسیم کے نتھیں اساتھ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے!

جب دو ٹوں طرف کے داشت و طلاقہ کے دو انشوروں نے حضرت خلادہ مر جوم کی دو رانیشی رائے اور پر امن تجویز کو قبول کیا تو علامہ مسادب کو اپنے خون پیسے سے تیار کیا ہوا اور نظم عکری تقطیم کو باول ناخواستہ تکت کر دیا یہاں تک تقسیم پر گپا اور آج ہم نیکو رہے ہیں کہ علامہ مسادب کی پیش فیاسی کے مطابق ہندوستان کس طرح توصیب کیا خکار تو کر جائیں رہا ہے اور ہر قوم پاٹھ شخص کس طرح بے عین و مضطرب ہے۔ اور کس طرح اتنی رکر رہا ہے کہ کوئی مرد بجا ہر خوب سے نمودار ہو اور بد امنی کو ملا کے!

ہندو و اورسلان اور ہر ہناتھا ہم بیگنا مرتباہ نہ اپنی سے مسکھاں نہیں ہوتا۔ ایک چون ترقی نہیں کے تخصیص اول ہے اتحاد باتیں کو اپنے کر ترقی کے نازل طے کئے جا سکتے ہیں۔ آج حضرت خلادہ مر جوم پر پیدا ہوئیں برسمی کے ایصالع کے وقت پر ہم پختہ ختم کریں کہ دنیا کے تمام پیغمبریں فی تعالیٰ یعنی جوڑہ و تعالیٰ مسادب کے نتیجے پیش کیا ہے اس کو سکھانے کا کر آزادی و خوفناکی کے عنقیں از اجلی زینگے اور اپنے طرف سے سارے دنیا کو امن پیدا فیماں پہنچائیں گے تو یقیناً اندھی مدد ہمارے شامل

ہال ہو گئے
ہمیت باند و اک پیشی خدا افلاق
باستہ بیزد ہر ہن، تمہارا تباہ از

۳۰

توحید و تحدیث ارت پیے نہ ک ارت مفرق کے رابہ کے
اوہم چوہدرا ہم صدیق دارند آقا جو یکے، کاریکے، قومیکے
(علامہ مشرق)

آج کی دنیا اور قرآن کریم
۱۹۷۷ء نمبر ۵ - ۲۵ جون ۱۹۸۵ء حیدر آباد (۳۰۰۶۵) نمبر ۱۳۲۱ء

دودھب دوڑھکانے

نچھ ساتھوں کے نلے جائیں گے
برائی کا جلوہ پر اپائس گے!
اوجوہ اس کے عقل پر غفلت کا پردہ پڑا
رتا ہے کہ ۵۰
تیش کر لو جہاں میں من مانے
عاقتبت کی خر خدا جائز
یہ وہ فریب نفس ہے کہ ہر وقت دھوکہ میں
رکھنا ہے اس سلطان کا وہی بربادی کے نقشہ انکو
کے سامنے لے لے ہوئے ہو اور بلند کرنے رہنے ہیں اسے
بے فہاسم تمام درود فصور
اللہ دوست کوئی دستور
خود پریس سے سچھوئے ہیں اور
جائے غیرت ہے کہ اللہ لا ابصار
وکی اللہ تعالیٰ کا ایک بخوبی طاقاؤں ہے
دوست کے ہر فرود بکھڑ رکھا ہے اور اسی
کے مطابق کمار خاتم عالم روں وال ہے۔ کامنا
کی ہر بخلوق بوعاً و کر کر جاؤں کیا نہی کو رہی ہے
مرفت ایک انسانی ہے جس کو اختیار نہیں کیا
ہے کہ پرانی کرکے فرید ترقی کرے یا نازمی کرے
ذیل دخواجی ای نندی کدار کر غلام جائے ہے
تاوں الہی رب کے ساتھ وعدی والاصح
کے کیاں سلوک یہ بنی ہے۔ کسی تو پیغمبر یا کسی بادشاہ
کے سلسلہ ترب و نسل کا طرفدار نہیں!
۵۰ دو دغرض نفس پرستوں نے منتظر
خدا کے خلاف بخوبی خدا اور بزرگان دین کی زبانوں
سے بے شمار مذاہب تراش لئے۔ جن پیغمروں
اور اولیاء نے بندوں کو خدا سے مایا تھا۔ ان ہی کو
ایسے اور خدا کے درمیان حائل کر دیا۔ جس فائیخی
ہڈا کو گوگ، بھائے قدار پرستی کے مفسر رہت اور
نہیں پرست بن کر رہ تھے۔ بلکہ ایک ایک فہمیکے
بے شمار مکرے ہو گئے۔ ان مکروں کا حائل یہ ہے کہ
یہ تمام برادرات جو، ان لوگوں کو اللہ سے والبند کر کے
جنت پاگئے دلائے تھے ان کو اللہ کا، اللہ کے رسول کا

اپنی اپنی امتوں میں اپنی پر امن پیاسکرہ زندگی کا ہے
چھوڑ کر اللہ کو پیدا کرے جو گھنے۔
۵۰ خود اس لئے دوچھے کی ابتداء بیت
ترین بھی اپر کھریانا ایک نقطہ اب سے ہے
اس لئے اس نے اندر سفلی بدباط کا خصر بھی وجود
کے دلانت کے رہ ہانی خلوی بدباط سے
فکشی کی تاریخ ہے۔ روح اور ماہد کے مجموعے
میں ضمیر نفس کا ہر ملازی ہے۔ اس لئے دو دن
یہ حلکتہ شکستہ رسمی ہے۔ تقدیر نے دوچھے
کو ماہی پر کھرانی کی اختیاری طاقت بخشی ہے
تفصیل بدباط سے عقل بخوبی ہے کہ انسان کو کیا جدبا
کو سفلی بدباط سے مغلوب ہوئے ہے۔ بلکہ اپنا
صحیح بعثام جانہ کر بازی سفلی بدباط کو تابوں
رکھ لے رہا ہے جانی خلوی بدباط کو ہند کر ماجھے
تبا انکے خدا کا مقربہ بن جائے۔
۵۰ اس نے اندر تکر، بعض کیون بخوبی
خود پریسی، خود عزیزی، غیر سفلی تیطلمی بدباط
پر اٹلسی نظائرہ لرنے رہنے ہیں۔ ہر وقت ایک
بدل بدلت کر آئنے اور خلوی رہانی بدباط پر تابو
یانے کیلئے بغاوطہ ایسیں جھانے دیا رہتے اور ماہد
کے زیر پریاں کو محنت زندہ رہنکا اب بجات
بیٹلا کر ملائے رہنگھیں۔ دب نادان انسان
اس نے چکر میں آجائے ہیں تو شاہین اپنی
حالہ ایسا کامیابی پر دستی کے تھنکے لکھنے ہے
اگل ہو جاتے اور نفس پرست انسان اپنے
بعثام سے کر جلتے ہیں، میا اتنا درامہ ہے کہ
سو اے خدا نہیں افراد کے بائی تھام ہوئے جائے
دوبائے چارپا یوں سے زیادہ نہیں واتر زندگی
میں مثلاً بوجاتے ہیں۔ ان نوں میں سے چالاک
ہر روزہ صفت افراد بھولے جائے عوامِ الناس کی
حق مالکِ عیشہ میانے اور سرمایہ داد بھی کیا جاوی
ہے اپا ہتھیں۔ دراٹیا میک۔ دب جائیں ہیں

فَ إِنَّهُ تَعَالَى إِذْنَنَا أَسَانَ، جَانَدْ، سَدِحْ نَبَرْ
سَارِي كَامَاتْ كَاتِنَهَا مَالِكْ: حَامِمْ ہے۔ بِلَاتِرَتْ فِيَتْ
أَكِيلَةَ لَقْلَمْ ہے۔ بِرَبْنَا اُكَرْ دَبَ الْعَالَمِينَ ہے۔ جَرَادَ
زَرَأَكَ اُكَلَ تَأَذَنَ رَكِيَّتَهَا ہے
فَتَ اللَّهُ تَعَالَى لَنَّ اَنَانَ كَوْ كَامَاتْ كَحْفَرَتْ يَادَ
سَيَّدَلَكَرْ کَ اَتَرَفَ الْمَلْوَمَاتْ کَ اَمْلَى تَرَبَنَ دَرَجَ
تَنَکَ پَتْجَعَيَا۔ سَبَ سَيَّادَهَ، بَيْخَنَ سَنَنَ اَوْرَ سَعْيَهَ
کَ اَوْنَارِيَادَ سَامَلَ عَطَلَكَهَ۔ اَوْرَسَارِي مَلَوَتَنَ وَ
جَرَدَتَنَ طَاهَرَوْنَ کَوْ سَخَرَكَیَا۔
كَامَاتْ کَوَاسَهَمَالَ کَرَنَ کَ دَهَنَكَسَهَمَالَ
کَلَیَّهَرَنَمَانَے مَیِں، هَرَ مَلَکَ مَیِں اَوْرَهَرَنَبَانَ مَیِں
بَے تَهَارَنَهَا، رَهَرَنَبَیِّهَ۔ سَبَ اِيكَ خَدَا کَ پَاسَ
سَے اَسَے تَقَنَ لَوَرَنَلَاحَ اَسَانَیَتَ کَلَیَّهَرَنَبَیِّنَامَ
اوْرَ اِيكَ قَیِّ دِنَ لَائَتَ تَھَے۔ جَوَنَدَنَ کَامَاتْ لَتَرَتْ
رَاسَتَ جَرَزَنَے پَرَنَمَنَیَ تَھَعا۔ تَہَدَ اللَّهُ کَامَاتْ خَاصَ نَدَسَ
اپنی زندگی بھر رہ کو یہ سبقت سکھاتے رہتے کہ سب
اپنے ایک ہنماں بابے کی اولاد ہیں۔ رب بیاطر قہ
بیدے ایشیکھاں ہے۔ رب کو ایک دوسرے نے تعاون
کا ہر درجہ بدرجہ ترقی کر کے قرب
ضادِ نہی حاصل کیا جا سکتے ہے۔ اس ہنک سب
کا دین ایک ہو رہا ہے۔

۵۰ رب پیغمبر ایک اسے اسے کامِ ایں اور
سب کے حالاتِ الک الک تھے۔ اس سلسلہ کا
دقیق ایک ہونے کے باوجودِ زین کو فائم کرنے کے
طریقے مختلف ہے۔ تو ہمیں رسم درج اور عا
خوتا رطمی پڑی۔ اور ہر درجہ ترقی کے قرب
کرنے پڑتے۔ کیا یہ دن کے لباس نہیں۔ جس
کے ذریعہ سے اس لوگوں کو ایمان ایڈھل مصالح رکھنی
یک نجی سے انسانیت نیاز اہالی پر، مزینی پیگی
پیکو اپنی میں محبت دھلومن سے، نہیں، ریغ د
ساختی میں ایک دوسرے کاماتھو دینے، دو مردوں
کو مائیدہ اور آرام پہنچا کر پر سکون زندگی لوزی نے
اور دن بدن ترقی کرنے کا سبق، یعنی ہوتے اور

قادر قدرت

علم عمل نتیجہ ہر پیغمبر کے روپ، صلح اور علطا

علم صلح / عمل عمل یعنی صلح ہو گا۔ اور عمل صلح ہو نہیں تو یعنی خشکوار برآمد ہو گا۔ علم علطا ہو تو سچے علطا نتیجہ یعنی ذات درست اپنی ہو گا۔ علم سچے صلح یعنی کام زندگی میں دعایاں اپنے کام کے مطابق ہوں گے۔ علماں کی علی زندگی سے ہے اور عمل کے صلح یعنی کام کے مطابق ہوں گے۔ کام کی زندگی سے ہے اور علماں کے انجام پر ہے کہ کیا کرتے ہیں سے کیا حاصل ہوا۔ تباعی سے بے پرواہ ہو کر ہر فانہ غیریہ: عمل کو صلح اور مدد سرے کو علطا تراویت ہے۔ فریب نفس ہے، بسیں دینا کی ہر قوم مبتلا ہے اپنے اغماں کو تباعی سے جایجو کو ترقی پیدا ہے، یا غمانے جاری ہے، یعنی حسنۃ فی الکلام کا حاصل آخرۃ کے مصداق ہیں یا حسنسی اللہ بنی فی الآخرۃ کے ماثل دنیا میں ذات و رسم کی کے بعد آخرت کی فلاح و ہمود کا تصور: سو سہ نفس امارہ ہے۔ قرآن میں اللہ کا وعدہ ہے کہ زین کے بارث اور حیفہ لوگ ہوں گے جن کا ایمان عمل درست ہو، اور اس فہمت غلطی سے خریم ہو لوگ ہوں گے جن کا ایمان و عمل بھیک نہ ہو۔ علماں والا اللهم الا القوْمُ الْفَاسِقُونَ (دعا حلف ۲۶) کیا عالی قوم کے سوا دسرے ہاں نہیں جائیں یعنی بلاکت و مخلوکت کا تالون مارکوں کیلئے ہے پچھے مومن و تعمیکیلے ہیں مہ پتھر کو نکارا ہے تو جب تک عمل اچھا ہیں بیسا ہے تھم اچھا و گب یا وگ کے بھل اچھا جو کے اغماں کرتے اور واقع نیک ناجی کی نماز اپنا سنوارو تم نہیں ہے یہ خلا اچھا (نھیں)

خدا نے اج نک اسی قوم کا حالت نہیں بدلت کر نہ جس دخال آپ اپنی حالت کرنے لئے (اتصال) درجہ آیات قرآنی سورۃ الفعلی ۳۵ پورہ دند ۱۱

ثواب: ثواب فی المغور بھی ہے اہ ربالآخری اس قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ حقیقت جنتکم کا دوڑہ داکی ہے۔ چیز سے سے ہے، ہمیشہ تیک رہے گا۔ قرآن مجید میں واضح طور پر یہ تبلیغ کیا ہے کہ جب تک زمین و اسماں قائم ہیں۔ جنت و جهنم بھی رہیں گے۔ اس ہمیشہ کی کوئی نہیں۔ (بود ۱۱)

مثلہ لوگوں کو جو شیخوالو، عقل سے کام لے، کافر کو چیتو ایان قوم کے بھندے سے مرت یکھلو۔ افرادی موت کا ہر حادثہ اور اجتماعی ہلاکت کا ہر اقبال تھاری آنکھوں کے سامنے ہے۔ عروج وزوال کے حالات آنتاب کی طرح ایسے روشن ہیں کہ کویا بوج تھوڑا تمہارے سامنے ھلاک ہوا ہے۔ اس میں پچھلی قوتوں کے کون افعال کے کیا نتائج نہ ہے اس سے سبقی لو۔ اپنا حال درست ترکے متقبل نے خواہ کی توقع رکھو۔ جھوٹی جھانسوں پر لفین کر کے جھوٹے عمل ملت کرو۔ جھوٹے عمل کا انعام خراب ہونا مقدر ہے۔ آج نہ سختلو کے توکل پیختا ہو گے۔ اس وقت ذات کام آئے گی نہ کوئی پیشوں اس تھوڑے گے!

وَ إِنَّهُ حِرْسٌ عَوْنَانِ الْجَنِ
لَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

درہ علم

★
اک علم سے تقدیر: غناہر کی غلامی
اک علم ہے تحریر دل اور خلیہ سماوات
اک علم فقط بدہ تسبیح و تطیفہ
اک علم خداوند حادثات و بناات
اک علم ہے بے چارکی واثق و حکمت
اک علم ہے بناضی ذرات: بخارات

اس خالقہ: مسجد: محراب کے اندر
قرآن کو محصور کیا آپ نے پیہا ت
یہ تفت اونکار ہیں اسے تفتر و اغظ
ہیں مخدوک ہیں اسے مکتب سے تکمیلات
فتیت عمر مال

تحقیقہ: بود پھر فوجی غعادر کے نام طلاقہ سہ کو تکمیل کے لذتے تبارزتے ہیں۔ بود پھر کو جنتی بنانا ابیانی کام، اور نیانا ابیانی کام ہے۔ ۹ اپنے کو اچھا اور دوسرے کو برا بھکر ان سے دخمنی رکھنا ایلسی غزوہ ہے۔ اپنے بھی کو افضل اور دوسرے ہیوں کو ارزی سمجھو کر فرقہ بندی میں متارہنا ناقابل بخشش ترک ہے اور خدا کی جنت سکھو دیافتہ دار و غہ بن کو جنت کا حق صرف اینے لئے تھا کیونکہ کلینا خدا کے احتیارات میں مداخلت کا جرم ہے۔ یہ تینوں تصورات الی تعلیمات کے مطابق غلاف ہیں۔

فَإِنَّ اللَّهَ كَيْلَةً دُوْلُفَكَانَ نَدَأَءَهُ كَرْوَدَ ہیں فرمانبردار نافرمان۔ دینا کے خود ساختہ بے تمامہ مذاہب و فرقے (ان کے نام چلے گئے ہوں) اسی بیمار پر جانچے جائیں کے کم ہے خدا کے طبیعہ فرمانبردار ہیں یا باعی و نافرمان۔ اللہ نے ان دو دلپی کیلے دو ٹھکانے نداہے ہیں۔ فرمانبردار و ملے جنت اور نافرمانی کیلے جہنم۔ اور یہ ہو تو ٹھکانے ہر قوم مذہب کیلے عام ہیں جسیں ذمہ میں نیاں کم اور برا ایسا زیادہ ہوں یہ کہ جہنم میں فاما مامن تقدت و حشرتہ، شجوہ میں عیشہ سرافیہ اسی میں حفت مولانا زیادہ ہوں یہ کہ جہنم میں جنتیں داریں جانے کے بعد جنت سے نکلے گئے۔ اور نبی احمد کو صاف صاف سمجھا ایسا کہ میرے فرستادہ افراد کی ہدایت و دین حق کی اتباع کرو گے تو جنت ملے گی۔ اگر سرکشی کر و مسکن فتو دردناک نیچھے پاؤ گے۔ اللہ کا تعالیٰ ان توب اور لذتۃ الآخرہ کا ہے۔ بیکوں کو جزا اور بدلوں کو حسنا دنیا و آخرت کے ہر دور میں یہاں نافر ہوتی ہے جو شہزادت میں سے ہے۔

مثلاً جنت کی وسعت زمین: اسماں کے برابر ہے۔ اور جہنم کی وسعت بھی آنی ہی ہے پیدھاراتے چانے والوں کو ابتداء میں مخفقت اور بالآخر راحت ہے۔ اور پسی ہماراتے چلنے والوں کو فی المغور راحت اور بالآخر صیرت ہے

آج کی دنیا اور قرآن کریم!

شیخ حسین علی خان

ڈا براہم ۱۰۰ سو سب بخوبی اسیور کتنا دل رہا ہماں نکو
کہ تمام نہ اپنے کے بیٹوں کاروں کو بخواہ کر کے پر امن تھے
تامم کی جانا چاہئے۔ قرآن کی بیوی دادارانہ اور
یاکریزہ تعلیم تھی کہ سارے نہ اپنے کے سحمداد لوگ
ایک اور نیک ہو کر فیض جھاگئے۔ اس کے بعد کی تو
ناش اس حقیقت لوگ اپنے لفافی داشتات کو
پڑا کرنے کیلئے تراثی ادکام پر روايات بشری کے
پڑے دال کو کاروں مکارے ہوتے ہوئے اپنے اپنے غذاء
محکمت رہتے ہیں۔ قرآن ہتا ہے کہ ایمان والوں کی
اکثریت شرک ہوتی ہے اس لئے تباہی کے گھر
میں دھمل دی جاتی ہے۔ آپ توبہ نہ کھنے کر
اسان اپنے کر دو تضاد خقیدے کی کاری کیسے کر سکتے ہیں
تکھنے سورہ یوسف ۲۳ میں صاف لکھا ہے کہ اکثر
دیک جو خدا یا ایمان لائے ہیں شرک بھی رہتے ہیں۔
اس آیت کی سے اپنے فکر ہو کا کہ مومن یا نترک
ہوتے ہیں۔ غیر مومنوں پر تو شرک کی اطلاع ہم ہی نہیں
سکتے۔ یہی مومنوں کی کوہرہ قسم کے شرک سے بچنے کی
کوشش کرنی چاہئے۔

ف آج کی دنیا آج سے ۱۹۷۷ء سال پہلے ہی وہی
ہے الگ ہے۔ ۱۹۷۷ء دو دن گھوڑوں کی سواری اور تلوار
کی راتی کا تھا۔ آج کا دو دن ہوا فی جہاں، راست اور
بھروسہ کا دو دن ہے۔ قرآن کریم نے اس وقت مسلمانوں
سے ہذا تھا کہ:-

۱۔ وَاعْرُو اَهْمَمْ مِنْ طَهْرَتِهِمْ مِنْ فُحْشَةٍ
وَمِنْ سُجَاطِ الْخَيْلِ تَرْهِبُونَ بِمَعْدِلِ
اللَّهِ عَدْلَهُ كَمْ بَأَنْ يَنْعِي نَفْسَنَ كَمْ يَلْتَهِ
إِنَّمَا أَسْتِعْنَتْ بِحَرْقَوْتِ تَحْمِلْ زَرْ وَأَوْغَوْرُونَ كَمْ چَلْوَنَانِ
تَرْكُوْتَاكَ اللَّهُ كَمْ دَشْنَ اُورَتَهارَسَ دَشْنَ مَعْوَبَ رِسْنِ۔
آج اس حکم کی تعمیل آج کے ہی ذات سے ہوئی چاہئے۔
۲۔ يَقْتَلُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ مُؤْمِنِوْنَ سے ان کے جان
مال فرید لئے ہیں۔ اس کے بدئے میں ان کیلئے خستہ ہے۔

اہر باقی دوسرے کافر و حنفی۔ قرآن کریم نے
اس غلطی کا ردہ یا کہ کرنے اعلان کی کہ ایمان
کے شخص و حکم میں بیویت ہے۔ بخود کیا ہے
اور تقویٰ کیا ہے۔ اس کی آواز ہر وقت ۶۱
کے اندر سے آتی رہتی ہے ۶۱ ہر ایک کافر
الست بدو قلم کے جواب میں صرف ہاں کہتا
ہے ۶۱ ۶۴ صفحہ کرت پرست مجھ اللہ کو مانتے
ہیں۔ نرق صرف اتنا موت مایہ ہے کہ ماحق، نہیں
مانتے۔ ایسا ایمان جس کلکھ عمل خیر و خوبی کو
نفع نہیں دیتا ۶۱

ف قرآن کریم اس حقیقت دیکھو آتا ہے
کہ گمراہ قوم میں بھی چنان احادیث افسوس
ہوتے ہیں منکھم اہم و منور و الکاظم
شیقون ۶۱ پھر پھی و اضع فرماتا ہے کہ
فرقت بذریعہ دعوم باطل ہے۔ تم مسلمان ہوں یا
یہودی ہوں، نصاریٰ ہوں یا مجوہی ہوں
یا جامی ہوں خواہ کوئی ہوں ایسی فرق بذریعہ کمال
آدمیں ہے۔ ان میں سے جو لوگ بھی یا جو قوم
بھی ایمان و عمل صالح کے لفافے پورے کریں
ان کے بروز کا درکار کے پاس سے اس کا احریان و
ایسے نیک لوگوں پر نہ لئی قسم کا خوف طاریٰ تو کا
نہ اہمیں لئی قسم کا ریش پنهان کا۔ سکون و اطمینان
سے خوش حال نہ کی بس قرآن ۶۱ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷
نے قرآن کریم تایید کرتا ہے کہ کوئی قوم دوسری
قوم کی منیماز اڑائے بلکہ یہ فعال رکھ کر ملن
ہے کہ ہتھی قوم اس سے بہتر ہو۔ کوئی کسی کے
غیب نہ ہوئے۔ کوئی کسی کو رہے العاججه
نے کارے اس کی بجائے اس ذم سے بکوں میں
سبقت سے جانے کی کوشش کرے ۶۸

ف ہر قوم میں بھی بھی کئے ہیں۔ سب قوم کا کچھ
کی زبان میں ایمان و عمل کی ہدایات دی کریں

آپ تم سب واقف ہیں کہ نہ تعالیٰ کا
دھکا ہے جو جی کریم کے ذریعہ آج سے کم پیش
چودھ سو سال قبل خطہ عرب ہے لہاذہ علاقے
کے انسانی ملک کو عمل کرنے کیلئے آیا۔ اور تو
عرب کو سر بردار کے انسان ختم افضلتے بسطی پر ہے
ف حق و باطل کی کشمکش ازیزی و اندیزی ہے
اور خدا کے کلام کی علمی آیات بھی جام اللہ اکمل
ہیں وہ بھی ازبی ابدی ہیں ۶۱ قرآن کریم کے معاہد
کے اللہ کے تمام پیغمبر اللہ کی طرف سے ایک دی دین
لائے ہئے۔ اور وہ بھائیان میں دنیا ملوں کے پیچے
سے نجات دلا کر امن نام کرنا۔ اس دین اس مقاصد
کی تکمیل کیلئے سر و صدر کی بازی بکارے اور جی اللام کا
کامیاب ہوئے۔ اللہ نے وقت اور حالات کے لحاظ
شریعتیں جدا جدا ایں۔ میں میں اللہ کی صلحیت
کا رفرانی ہی۔ شریعتیں کو باعث احتلاف، نزاع
نہ بنا بیانے۔ جس قوم کو وجہ میں بیاگی ہے۔ اسی میں
اس قوم کا اتحاد لیا جائے گا۔ یہ سب بیکاریوں
میں سبقت سے جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔
۶۔ دین اور تربیت کا خلاصہ صرف ۶۱ ۶۲ ۶۳
کو صحیح تعبیر میں پوچھ دے ہے۔ اور وہ میں یا میں
کفر۔ گویہ دیکھنے میں فتنہ تفتہ، واعظیں
گرمان کی تاخیل اتنی پھیلی ہوئی ہیں کہ سارے
ان فی افعال اسی کی آغوش میں پرورش دیتے ہیں
دینیں کوئی حرام ای نہیں ہے جس سے ایمان و
لفردہ البتہ نہ ہو۔ مثلاً سچ بولنا ایمان اور جھوٹ
بولنا کفر ہے دیگر ۶۔ اور کوئی ان میں ای نہیں
ہے جو ایمانداری اور ربی ایمانی کو نہ سمجھتا ہے۔ یہ با
اتقیا علم اور آسان ہیں کے باوجود جہالت و عقلت
کا پردہ آنکھوں پر ڈراہتہ ہے۔ جس سے تحریک
اور ہر گز جہاز کا کارکی کے بعد بھی اس خط میں
متدا دتا ہے وہ صرف ہم موسیٰ اور حبیبی ہیں۔

مگر مجاهد دفعتی پیدا کرنے کی بہت ہیں کرتے۔ دنیا
میں اہل نامہ کرنے کیلئے سب سے پہلے ایک باقتدار ایسے
امیر جماعت کی ضرورت ہے جس کے حکم پر اس کی
جماعت جان: مال قربان کرنے کیلئے تیار رہے۔
مکتبہ مسجد میں سری اہم چیز سرحدات کی حفاظت کیلئے
کافی مسلح فوج ہو، عصری تھیمار ہوں اور تھیمار کے
مجمع استعمال کیلئے تراثی ایات صحیح طبقہ ہیں۔
ت قرآن و اسلاف کے بھی کار نامے تھے
کہ خدا کی مراد و نصرت ہی تسلیم عالم ہی اور وہی
اسن تمام رہے اسے مومن سمجھے گئے۔ آج جہاڑا رہائی
ہے کچھ لوا القرآن عظیماً ۱۵۹ قرآن کریم
مکر سے ہو گیا ہے اور مثاٹے ترآن کو قرآن مقدس
کر کے انداز اذان سے ایسے چھٹے ہو سے ہیں کہ
رسول کو شکایت ہے کہ:-

رسول دیکاپ ہے:-
”اے یسرے رب! میری قوم نے اسی قرآن
کی اس طرح پر اہلکو گیاڑھ قرآن سے: وادی بکو
میں۔ ۲۵

یہ - ۱۳۰
 فہم خدا سے رات دن عراط استقیم مانگتے
 ہیں اور عملاً بخوضوب خالیں کے راستوں پر چلتے
 ہیں تو سوچیے کہ دراٹت زین اور تکلین فی الارض
 کے خدامی دعوے یہے یوں ہوں گے -
 تو بہ کا ذرہ اڑھی بھلائی میں قرآن لکھا طرف
 آجاس س اور واعظتھمیو الحبل اللہ جمیعاۃ لا تفرغوا ایر
 علی شروع کر دیں تو رحمت الہی کا زوال ائمہ بھی

ہو سکتا ہے؟
فَعَزِيزٌ لَّا مُكْبَرٌ أَكْرَمٌ تَعْلِيمَتْ كَامِسَا حَادِرٌ
رَكِيْتَهُ ہیں تو چینیں امامتِ عصاۃٰ نَبِیْتَ وَاعْلَمَتْ رَوْدَھَارَ کے
نَبِیْتَ کو لِمَ حَقَّ سَجَدَ کَرْ نَقْبَیْتَ نَبَاؤُنَ لَوْ نَظَارَ زَارَ کے
اپنے زَلُوْنَ سَمَّ نَعْصَبَ دَانِمَتَ کَرْ جَهَبَاتَ دَبُوكَرَ
ایک ایسا ٹاہداناں پلیٹ فارم تار کرنا پاہ ہے کہ بُرتَ
دِشمنِ یہ کھنے پر بھورہ ہو جائیں کہ ڈانِمَتَ ہی جماعت
دنیا میں امنِ قائم کر سکتی ہے۔ وَأَخْرُجْ عَوْنَانَا
انِ الْجَلِيلِ الْمَلِڪِ الْعَالِيِينَ

یہ شہادت گہ الفت مقدم رکھنا ہے
بُوگ آسان سمجھتے ہیں سلمان و نا

نہیں ہوتے اور نہ اس کی خر ہے کہ نیک و بد اعمال کا
جمع و فریج کئے ہوتا ہے۔ اس لئے ناسخی مسئلہ
ذرا ندی پر کتنے تامہ چینی کی جاتی ہے کہ
پیر سحقین کو عاشق و عذرت کی نہیں کیا جاتی
ہے اور نیک و بد احققین کو رنج دالم کی زندگی کیلئے
ہوتی ہے۔ یہ نکتہ چینی تاؤں قدرت سے
نام افاقت اور ابھائے کرام کی فعلمات کی بھول
کر جاتی ہے۔ خدا کے علم: خیر کے ساتھ
ہر قوم کی طاہرہ باطن پوری نہیں کیلئے ہاتھی ہے
میراں راوزاں سب اسی کے پاس ہوتے ہیں
اعمال تو اکرنا رے زرے کھا بدل چکا جاتا ہے
اگر میک اعمال کا یہ بھاری ہو تو بقا عده غنود
در گذرا صلک خطایں سماں کر کے نکو کاری
کے تمام برکات سے سرفراز کیا جاتا ہے۔
فہمن نقلت مو اسرینہ لحمد لیک
هم اطفاخوں پر اور اگر رے اعمال کا
پر بھاری ہو تو بقا عده حبیط اعمال اس کے
اچھے اعمال صاف کر کے چرم فراز دیا جاتا، افقت
اس کی وغڈگی بیال جان تو جاتی ہے من بخت
مو اسرینہ غاو لٹک لڑک جنہوں کا نسہم
یہ خدا کی غیلط ہملتی بد نشیم ہونے
کے پور پوری مہاذ ہوتے ہیں اور قوموں کے طبقے
الٹ دینے جاتے ہیں۔ ایسا بہت کام اسی سر زمانے
میں کامیاب رہتا ہے۔

فَالنَّدَرُ كَعَمَّاقَيْ نَامِوْنَ بِيْبَ اِلْكَ نَامِيْنَ
بِحِجَّى هَيْسَيْنِيْزِيَا كَهِ اِسْنَ وَامَانَ كَمَا اِنْتِطَامَ كَرَنَيْ
وَالَا . هَرَزَ مَانَيْ مِيْسَرِيْلُوْنَ اوْرَكَتْ بُولَكَ اَنَّ
كَيْ وَاهَرَغَضَ بِيْجَيْ هَيْسَيْنِيْزِيَا كَهِ اَمِنَ خَالِمَ دَهَمَيْ
لَيْ اِبِيَا سَرَامَ لَيْنَ زَانَيْ مِيْسَرِيْلُوْنَ يَيْنَ قِيَامَ اِسْنَ وَامَانَ
لَيْلَيْ جَانَ وَماَلَ قَرِيَانَ كَرَنَيْ وَالَّيْ بِيَيْدَ وَفَارِيَيْ
مُونَ پِيدَ اَكَرَتَيْ هَيْسَيْنِيْزِيَا . دِيْكَرَ اِعْمَالَ پِيرَهَنَادَقِيْسَلَشَدَ
وَفَضِيلَتَ اِسَ لَيْ حَاصلَ هَيْسَيْنِيْزِيَا وَماَلَ صِيَيْ
عَزِيزَ تَرِينَ اِشِيَا دِكُو تَرِيَانَ لَيْبَا جَاتَيْسَيْ . سَنَارَ
رَدَازَهَ، تَحْ دِهِيَرَه سَبَدَهَارَه لَيْ بِرِيجَكَ : تَيَارَهِيَيْ،
جَوَ قَوْمَ اِعْمَالَ كَعَقاَدَه كَوَجَبُولَ كَوَمَرَفَ رِسَومَ كَيْ
پَانِدَهِيَ كَرَتَيْ هَيْسَيْنِيْزِيَا دَهَعَزَتَهَ وَآيَرَهَ كَجَنِيدَه اَرَجَ
سَهَ مَحْرُومَ دَهَتَيْ هَيْسَيْنِيْزِيَا . اَنَّ تَرِيَانَ وَالَّيْ مَتَوْلَيَانَ
دِينَ كَاهِيَهَ حَالَ هَيْسَيْنِيْزِيَا تَوِيدَه اَكَرَتَهِيْنَ

یہ لوگ خدا کی راہ میں لٹکتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اُخْرَ
مار سے بھی جاتے ہیں۔ یہ تورات اور انجلی اور
قرآن میں سچا و مخدود ہے جو کہاں دا کرتا اللہ کے
ذمے ہے؟ ۹ گویا ہر الہا میں کتاب میں اس کی
زندگانی موجود ہے۔ اور جہاد سب پر زخم ہے!
۳۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن
خورتوں سے جنات و انہار کا وعدہ کیا ہے اُو
رسوی کو حکم دیا ہے کہ اُسے نبی کافروں اور منافقوں
سے جہاد کرو اور ان کے مقابلے میں شدت اختیار
کرو۔ ان کا عکاظ جہنم ہے اور ہبھی جگہ ہے
۹ -

۷۲
اصلیت پر اس کی معاہدات ضروری
علوم ہوتی ہے کہ قرآن حکیم ہے ایسا کما یاخ و نہار والی
ازادی و خوشحالی کو بھی حیثتِ عیون ہے یا کہتا ہے
سرہ شریعہ اعلیٰ من ارتدا ہے :-

اللہ تعالیٰ نے دفعہ عویشیوں کی ان کے
بڑو شی جنت و عیون یعنی باخنوں اور حیثیوں کی وسیع
مال زندگی سے نکال دیا اور خدا الفوں اور رغبت
و ایسے تمام سے بھی خارج کر دیا۔ اور ان پیغمبرین کا
وارث (حضرت موسیٰ کی امیرت) نبی موسیٰ ایلی داکہ
ایسی صراحت سوچتے تھے اور اپنے بزرگیاں میں بھی ملتی ہے
کہ قرآن مجید خوب وجہ زوال اقوام کے
بے شمار قسم ہے بیان کرنے ہیں۔ رب کما پکوڑی ہے کہ
ذیا میں ایمان و عمل صالح و الہی قوم ہی سرفراز کی جاتی
ہے۔ اور فاسق و ظالم قوم تباہ و برباد کی جاتی ہے۔
یہ بات بطور خاص ہے میں نہیں دیکھے
نیک ہے داعمال (کم یا زیاد) ہر کس فناکر میں ہوئے
ہیں۔ کوئی قوم صد نعمہ نیک اور صد نعمہ بُرہ
نہیں ہوتی۔ نیا اور آخرت میں رنج و راحت کے
مقابلہ اندھا ہے نعمہ نہیں ہوتے۔ بلکہ ذرہ ذرہ کا
قیمت لے کر کے بیزار ان الہی میں تمام اعمال توے
چلتے ہیں۔ ایور قابو نہ ہے اکاہوں نیصد بیغی اورتہ
تلہ کے لحاظ سے نہ صد لئے جاتے ہیں۔

خداوند عالم نہ سمجھی سوتا ہے، نہ اذکار ہائے
نہ سمجھی کام کرنے سے تکتیر ہے۔ بلکہ سرمحاذی گمانات
کو خوب سے خوب تربیت لیلے ہو، صفتِ عدل و
الصفاء سے حکومت چلا رہا ہے۔ چند ان نوں
کے ساتھ اعمال خروجی تر کے اوزان: ساتھ

ہندوستانی اہل کتاب

الفاظ کے معنی عموماً دو قسم کے ہوتے ہیں ایک لغوی اور مفہوم سے اصطلاحی بمعنی اہل کتاب کے لغوی معنی ہیں۔ کتاب والے جس کسی کے ہاتھ میں کوئی بھی کتاب ہو۔ اس کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب ہے۔ اس کو لغوی معنی کے لحاظ سے غلط نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن اگر اس کو اس کے اصطلاحی معنی مفہوم سے دیکھا جائے تو یہ کتاب والے کو اہل کتاب کہنا با بدل خاطر ہو گا۔ پس فرمودی ہے کہ الفاظ کا تصحیح مطلب سمجھنے کیلئے اصطلاحی معنی کو مذکور کرنا جائے۔

اصطلاح اہل کتاب = اہل کتاب قرآن جیسا کہ ایک خاص اصطلاحی لفظ ہے جو لفظ مشرکین کے ساتھ ساتھ دو علقوں گردہ کی حیثیت سے استعمال کیا گیا ہے (۲۹ و ۳۰ و ۴۹) یعنی قرآنی اصطلاح یہ اہل کتاب وہ لوگ ہیں جو خدا کو اور خدا کی جانب سے فالذون قدرت کی صفاتیں کو دافعی کرنے والے بزرگوں کو مانتے ہیں اور ان کے پاس کوئی فابطر اخلاص بھی پڑتا ہے جن کو وہ الہی یا الہائی ضابطہ حیات تسلیم کرتے ہیں۔ ان سے بحث و گفتگو میں ان کی مسلمہ کتاب کا حوالہ دیکھا نہ ہام و تفہیر کی جا سکتی ہے۔ ہر چیز کا نہیں بھی لغوی طور پر شرک کے ترکیب موجود ہوتے ہیں مگر انہیں اصطلاحی زمرہ مشرکین سے الگ و متمکہ گفتگو کی جاتی ہے۔

اصطلاح مشرکین = اسی طرح مشرکین کا لفظ بھی اصطلاحی ہے۔ قرآنی اصطلاح میں مشرکین انہیں کہا جاتا ہے جو خدا اور بزرگوں کو قرآنیتے ہیں مگر عملی زندگی کیلئے اونکے پاس کوئی الہائی کتاب نہیں ہوتی اون کا ضابطہ حیات صرف آباقی ردایات و ردیجات ہوتے ہیں۔ ان سے بحث و گفتگو میں کسی کتاب سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

قماری فشان = اہل کتاب و مشرکین کا اصطلاحی مفہوم صرف دو علقوں گردہ دو علمی طبقے ہونے کا ایک تعارفی نشان ہے۔ اپنے یا بُرے نیک یا بدیہونے سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اہل کتاب نیک ہوتے ہیں اور غیر اہل کتاب بُرے۔

یہیں وہی کا تعلق کسی خاص گروہ یا جماعت یا فرقہ یا نسب سے نہیں بلکہ ازاد یا اقسام کی ذاتی صلاحیتوں پر محصر ہے قدرت کے جانب سے بخلاف اور بُرائی کا شور ہرگز ہو کر حاصل ہوتا ہے دوسروں کے حق میں بحدادی کرنے کے جذبات اور اعراض نفاذ کی تعمیل کے لئے کوئی صحیح کی عادات

ہرگز وہ نہیں ہوتے ہیں اس لئے قرآن نے صاف صاف بداشت کی ہے کہ تو کوئی نہ توم کسی تو مکن نہیں نہ اڑائے ہو سکتا ہے کہ نہیں اڑانے والی قوم سے وہ قوم بہتھر ہے جس کی نہیں اڑائی جاتی ہے۔ پس کسی کو عیب نہ رکاواد اور کسی کو بُرے ناموں سے نہ پکارو غیب جو ناچھوڑ کر دوسروں سے نہیں ہیں سبقت لیجانے کی کوشش کر دے (۱۳۹)

جیسا عمل ویسا بدل = قانون مکانات عمل بالکل بے لाग اور گردہ بنی یعی سے بہت بالاتر ہے سب لوگ ایک خدا کے نیدے اور سب ایک جیسے ہیں کسی ملک کی خاندان اور کسی نسل کی پیدائش کسی کے حق میں فوج امتیاز نہیں ہے۔ اتفاقاً و سزا کا تعلیم نام ذنب سے قطعاً نہیں یہ کام دکسے دایستہ ہے ۱۴۰ ہرگز وہ میں جو لوگ ملکی کریں اوسکا انعام کا پاتے ہیں اور جو برافی کریں اوسکی سزا بھی ہے میں قانون ماضی حال مستقبل سب کیلئے یکسا ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

طرہ امتیاز = کسی کا اہل کتاب ہیں سے ہوتا یا کسی بزرگ کے خاندان یا کسی پیغمبر کی آں و اولاد میں سے ہونا کوئی طرہ امتیاز نہیں بخشتا۔ کیونکہ کسی قوم یا خاندان میں پیدا ہونا غیر احتیاری فعل ہے طرہ امتیاز کا قلع قطعاً تقویٰ شعارِ اللہ زندگی سے ہے۔ خدا کے پاس عزت اوسی کی ہے جس کا کردار سترہ ہے

۱۴۱ اور خوشحالی نہ ندگئی اوسی کے لئے مقادر ہے ۱۶

تعلیم و کتاب کے تعلق سے قرآن نو ضمیحات = قرآن مجید صاف صاف بیان کرتا ہے کہ سب لوگ ایک ہی امت (ایک ہی گردہ ایک ہی جماعت) ہیں۔ پس اللہ نے سب کے لئے فرشتہ دینے والے اور درانے والے انبیاء کو مبینوں کیا اور اون کے ساتھ حق و صراحت سے بھرتا ہوئے کتاب نازل کی تاکہ باہمی اختلافات کا فیصلہ کرے ۱۴۲ اور لوگ انصاف پر تائماً ہوں ۱۴۳ اللہ تعالیٰ نے اور گزر پن نہیں کرتا ۱۴۴ نہ کرنا تسلی سے بھی بتا رہے ۱۴۵ خدا کے رحیم و کریم نے گرامہ ہیں۔ ظالموں اور فاسقوں کی بداشت کے لئے ہر قوم میں یا ذی ۱۴۶ ہر امت میں رسول ہے ۱۴۷ اور ہر گاؤں میں ذرا وار ۱۴۸ بھیجے اور ہر رسول کو اوسکی قومی زبان کا کلام دیا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ پر کرنی عز و کریمی محبت باقی نہ رہے ۱۴۹ یعنی اللہ نے تم سے پہلے رسول بھیجے اون میں سے بعضوں کا حال تم پر بیان کیا اور بعضوں کا ذکر تم سے نہیں کیا ۱۵۰ دیکھو نکہ غیر موجود اقسام اور غیر مترادف انبیاء کا تذکرہ نہ صرف یہ کہ غیر ضروری تعابکہ وہ موجب الحجج بھی ہوتا تا تشریحات بال کے اعتبار سے تو دنیا کی ہر قوم اور ہر امت اہل کتب قرار پاتی ہے۔ دیکھو جن باخنوں نے اپنی خلفات کا پردازی اور جہالت سے کتاب کی حفاظت بنیں کی اور مترادف کر دیا انہیں اہل کتاب کے زمرہ سے خارج کر کے منتشر کیا گیا۔

ہندوستان میں کتاب ہے جس دستانی نوگز کے لئے کوئی سی اگاہ کس کے ذریعہ سے کہنا نہیں
بوٹ اگر اس کے تاریخی شہر طویل زمانہ گزئے کی وجہ سے جو درج ہے پچھے ہوں تو حالات و دادعات کو دیکھ لکھ کر کتاب ہے
کامگان غائب بلکہ نقین کا درج بھی دیا جا سکتا ہے۔ آج بن و طبقے میں اللہ کو عاشرنے والے بکثرت موجود ہیں
اور اخلاقی تعلیم دینے والے انسانوں کو اذ تاریخی۔ مسیحی دغیرہ تسلیم کر کے اونکی تعالیٰ احادیث سے استفادہ
کرنے رہتے ہیں۔ نیز زمانہ قائم کے پاروس دیدوں کو الہامی اور بحکومت گیتا کو مقدس کتاب مانتے ہیں جن
میں ذہنی و انسانیت کی تعلیم بھی نظر آتی ہے دیتا ہے۔

(۱) پرماتما کا جلوہ سب طرف ہے اور دیتی سب نیں موجود ہے دیکھو پہلے ۲۳ - ۳۴

(۲) نور ایک ہوا ہے لیکن دھرمی ہائی پہت طرح سے جلوہ نہ ہے (انحراف: پہلے ۱۲۰)

(۳) دنیا کی ہر چیز کا انتظام اس ایک حکم الحاکمین کے ہاتھ میں ہے (مسجد پاہ ۱۳۰)

(۴) ہم سب ایک دوسرے کو دیتے ہوئے ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچاتے ہوئے
ایک دوسرے کے سادو سفریات کو بیک طور پر منزخاں دینے والے ہوں درج ۵۰ - ۵۱

(۵) جو شخص پہلے پر ماں کے بندوں کو آرام پہنچا کر پھر خدا آرام دیتا ہے وہ پرماتما انک رسانا پاتا ہے

جو شخص خلائق کی خدمت نہیں کرتا اس خود غرض کو دنیا میں بھی خوشگانی نصیب نہیں ہے رکاویت
کا نزکینا ہی کی دیکھو گت گیتا ۳ - ۳۱

ایسی تعلیمات کی کتابوں کیالمان کتاب تانیتے والے نعم مافتہ اور بحمدہ رانیوں کو اہل کتاب ہم نہ کرنا بڑی نیازی

اوہ حضرت مسیح صفرت کی جا رہت ہو گئی۔ ان میں ایسے افراد کی بھی نہیں ہے جو بت پرستی علی خیر اللہ پرستی، کو علی الاعلام فعل

عبدت اور غریب محبوبیت میں قرآنی اصل کی رشیت ہے یہ بیک یقیناً اہل کتاب ہی اور یہ پہلے بھی باہمیا یا جا پکھا ہے کہ ہم اہل کتاب ہی زندگی

خاکے محبوپ تر نے کہا دلیل نہیں ہے محبوبیت کیلئے تمیل احکام شرط لازم ہے میزان خداوند تعالیٰ اتحاد تو لے جاتے اور یہ کہتے ہیں

اہل کتاب کی بذریعہ ایسا نزدیل قرآن کے وقت میں و نصاریٰ و نوریت و انہیں کو مانتے والے

ملک اہل کتاب تعلیمات امن دلائی کی اپریت زاموش کر پڑتے تھے یہ دعیٰ حضرت عز علیہ بن اللہ کہتے تھے اور انصاریٰ حضرت عینی کو ابن اللہ کہتے تھے دیکھنے کرتے اپنے بجا کو افضل الابدیا کہتا تھا۔ مخدو نے کہا کہ کافر بھی اسی قسم کی بھل باش کیا کرتے تھے۔

یہ دلکشی ایسی کرو ہے میں بھی یہ دلکشی کہتے فتح کے فصاریٰ ہی ایسے دین بمحض فہیں اور فصاریٰ کہتے فتح کے یہ دلکشی کا دین بمحض فہیں حالانکہ دوسری اللہ کی کتاب پڑھتے تھے۔ یہودی کہتے تھے کہ دلکشی یہودی یہودی ہے۔ جدت کوہنیں جا سکتے اور فصاریٰ کہتے تھے کہ دلکشی فصاریٰ

نہ توجہت نہیں پا سکتے رخ بانے فرایا کہ یہ انکلی جا بلہ نہ آر زمیں ہیں جتنے کوئی حقیقت نہیں ہے یہ لوگ خدا پرستی کی بجائے رسول پرست
و مدرسہ پرست بن کر صرف اپنی قوم کی افضل است (یعنی ابناوا اللہ) الیہ نہ اپنے قوم کو خوب لہی (یعنی اجاؤہ) مجھے تھے بیغا
باہم کی اصولی زندگی اتنا کے برگشۂ وطن غلوں میں جگہ نہیں پا سکتی تھی۔ اس مفتی روٹے رہتے تھے زبان نے اسکے غذاب الہی سے تعریر کیا ہے

دھمک دل میں اللہ علیہ وسلم کو خدا نے لا اپنیا ملکا رہیں آئے ہیں جو پہلے کبھی نہ پیش کیا گیا ہے راحفان ۷۴

بلکہ آپ کا تیغام زمیں ہے جو مر جانے والے ہر قوم اُنکے یہ رزمانے میں پہنچا یا ہے۔ رضا، یا (اسلیٰ بناء) سے عرب مصر ایران پندرہستان۔ چین۔ جاپان۔ امریکہ۔ یورپ۔ افریقہ خوف کرنے والے مسزتین خدا میں رکھنی گئی۔ سب جگہ اللہ کے رسول اللہ کی کتابیں لیکر آئے ہیں اور بہت ملکی ہے۔ بودھ۔ کرشن۔ رام۔ کنفیویٹس۔ زردشت۔ ماننا۔ سوراہ میثا غورس وغیرہم النبیوں رسولوں میں سے ہوں دیکن محمد صلواتہ عوران میں فرمایا ہے کہ ان کی اصل تطیبات دو گروہ کے اختلاف میں گم ہو گئیں۔ اور آنحضرت نے جو کچھ پیشی فرمایا ہے اصلی قتل میں محفوظ ہے)

(تفصیلات مردم‌زدگی همراه با محب و مخوب روزگاری - ص ۱۱۱)

ایک تسلیخ حقیقت۔ کبھی مسلمان ہر آن سے حاصل ہوئی اور بین الاقوامی بھائی چارگی کی بدولت خیرامت تھے۔ قرآن نے انہیں خیرامت اس ادالی سے قرار دیا تھا کہ یہ لوگوں کو قاتمہ ہے پنجا تے اور فقصانات سے بچاتے تھے ۲۳۰ اور سوت دنیاگی ہر قوم کے سے بچتے۔ بخشنے پر خرکر ۲۴۱ نعم اور سب خوبیوں کو شیرپور ملکر نہ جاتے تھے۔ آج کے مسلمان ہر آن سے چوری کے نیوں میں خود اپنی زندگی دھیما ہے اور اپنے بیوں رکھنے والے دنیا میں رہنے والے طبق پڑھنا رہے۔ پر جھوٹنا بڑا گزہ کافر سازی کا طبق ہے اور کوئی کوئی اٹھیت رکھ کر اپنا نہیں سکتے تو اکثریت والے اخیار کیلئے زوجہ شش گیستے ہو سکتے ہیں۔ اسی انتہا رذہ بھی کی وجہ سے آج مختلف نژادیوں کے عزاب الہی میں گرفتاریں بنتیں۔ مخصوصیتیں کر دیتے ہوئے نے یہ حجبو رکر رہی ہیں۔

حروف آخر۔ جب مسلمان یہ کہتے ہیں کہ خدا کا تھوڑا سلسلہ صرف انہی کے پاس محفوظ ہے اور اس میں انسانیت کی خلاج و پسپود کیلئے ہر قدم سے محبت کرنے اور عمل چیل کر دینے کی قدریم موجو ہے تو اس جتنے باقاعدی ثبوث پیش کرنے کی ذمہ اوری بھی ہر ہنسی پر عائد برحق ہے آج دنیا امن نہیں پیدا کی اور سی اور سی عملی نہوزگی شطر ہے۔ پس مسلمان رہنماؤں کا پہلا فرض ہے کہ امن امامت حاصل کرنے کیلئے اپنے دماغوں سے اُناختیز منہ کے غزویں اور القبورات کو غایب کر کے ہر قدم نے مبارکتا بادیں کو تسلیم کریں اور ہر قدم کے مقدمہ بندرگروں کا افراہ کریں۔ اور راستہ بُعْدِ اُخْرَی میں اذرعقلی پر ہونی تھام قوموں کو نزدیک کر کے خدا اور عدالت کے پیغمبروں کا فوری پیغام لائیں۔ انسان اللہ پر یہ ہنگامہ زار دنیا بہت جلدی حلت ہر امان نظر آئے گی۔ وَ اَنْهُدْ خَوْدَنَا اَنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَطْ ۝ ۲۲۷۴۵

مایرو لا دیت علی

درد بکے بغیر دنیا وحی تری

نا ملک ہے

شہنشہ پر شہنشہ پر شہنشہ

اسلام یہ اس دنیا میں آیا، دین کو دنیا کے ساتھ لایا۔ نبی دنیا ہم کو
کہ تعالیٰ رکھنے کا دین لا یا۔ دنیا کا دین میں مدغم ہونا اسلام تھا۔ دونوں کی توازن
ہر شے میں ظاہر تھی، نبی بلکہ سیور کائنات مصلح اس دین کو اپنے
ساتھ لائے، جو دنیا میں ہر دشمن پر خالب آ کر ہم کو منصب و طاقت کر دے اور سب باقی
ادیان پر چھا جائے۔ اسی بناء پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دین کی تحقیقیں
کرتے رہے جو دنیا میں یائد ہونے کی خاطر تھا۔ جس کمانہ تھا یہ تھا کہ دنیا کو منصب و طلبی سے
پکڑا جائے اور اسی غرض سے "اللّٰهُ نَاهِزُ سَرْعَةِ الْآخِرَةِ" کہ کے گویا عمل اور فعلیاً پڑا
کر دیا کہ دنیا کو برقرار رکھتا ہی اصل دین ہے۔ اور دین ہی دنیا کو باقی رکھنے کا دار حذر یوجہ ہے।
علامہ عبایت اللہ خان المشرقی رحمۃ اللہ علیہ

دین است بد نیاز تکن ماندن ایمان کے تو اعلوں بمانی بہ نہیں (۳۷۸)

شہرست مطبوعات ادارہ علمیہ | فہرست مرضیاں نے پر کمی

۱۔ مسلمان دعوی	۱۹۳۵ء شاک ختم	۱۔ جنت و جہنم کا جائزہ
۲۔ روایت قرآن	۱۹۳۷ء " "	۲۔ آخرت کا معہوم
۳۔ اسلامی تعلیمات	۱۹۳۸ء چار روپیہ	۳۔ جزا و سزا کا اختساب
۴۔ مکتوپات و ملابس	۱۹۳۹ء شاک ختم	۴۔ مذاہب عالم کی ایکسائیت
۵۔ قرآن اور انسان	۱۹۴۰ء " "	۵۔ لوح تحفظ کی تحقیق
۶۔ آخرت شفاعت مختصر	۱۹۴۱ء ایک روپیہ	۶۔ دھی کا قرآنی معہوم
۷۔ قرآنی تعلیمات	۱۹۴۰ء چار روپیہ	۷۔ جن و انس کا قرآنی معہوم
۸۔ تنبیہ انسائیت	۱۹۴۲ء چار روپیہ	۸۔ اللہ کا کلام بزرگ اقوام
۹۔ بیان اشراقی دلائل مشرقی کی کتب کا خلاصہ ۱۹۴۹ء پانچ روپیہ	۹۔ حقیقت مجرمات	
۱۰۔ نظر آر پرمیت (پرچیز حصہ کتاب کا غلام) ۱۹۴۹ء چار روپیہ	۱۰۔ حکماں و منتسباً	
۱۱۔ مذہب عالم کے خلط کار علماء ۱۹۴۳ء بارہ روپیہ	۱۱۔ بیوی بکلام اقبال	

بہ اور ایسے شعر دیضاں بن رسالوں میں شائع
ہو چکے ہیں۔ انہیں کتنا بی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ ہے

(ادارہ علمیہ)

ملفے کا پتی

ادارہ علمیہ نیا ملک پیٹ رہ وہ رواعڑا جو نیر کا لمح جیدر آباد ۶۰۳۵ آپی فون نمبر ۳۶۰۳۶۷